بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیرت ایوب احمدیت حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد (حصہ چہارم)

آپ کے فرمودات اور آپ کو پیش آمدہ مختصر حالات و واقعات

بتاریخ: 01-02-2010 بیان از خاکسار راقم چوہدری غلام احمد

اول آنے کی بشارت اور خدائے عزیز کی نصرت

1۔ جب 1962ء میں آپ نے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی صدارت سنبھالی تو اُس کے بعد ایک تقریر میں اپنا ایک رویا یوں بیان فرمایا تھا کہ ''دیکھا کہ میں کسی امتحان میں اول آیا ہوں اور میری ہمشیرہ امتہ العزیز میرے ہمراہ ہے''

نبی پاک ﷺ کی سنت کی افادیت پر یقین محکم

2۔ 1963ء کا ذکر ہے کہ آپ طبی معائنہ کے سلسلہ میں میو ہسپتال لاہور آئے ہوئے تھے۔ میں بھی آپکے ہمراہ تھا ایک احمدی نوجوان ڈاکٹر منور احمد صاحب سے باتیں ہو رہی تھیں کہ آنکھ میں سرمہ لگانے سے متعلق بات ہوئی تو ڈاکٹر مذکورہ نے کہا کہ سُرمہ آنکھوں کیلئے مضر ہوسکتا ہے تو آپ نے فی الفور فرمایا کہ سُرمہ لگانا آنحضور ﷺ سے ثابت ہے اس لئے ہم یقین کرتے ہیں کہ جو کام حضور ﷺ نے کیا وہ باعث نقصان نہیں ہوسکتا۔

ادب رسول ﷺ کا انتہائی خیال

3۔ 1963ء آپ لاہور تشریف لائے ہوئے تھے۔ مجلس میں دورانِ گفتگو منصور کے اُس شعر کا ذکر آ گیا جس میں اُس نے اپنے تعلق باللہ کا براہ راست ذکر کیا ہے اور شعر یوں ہے (نقل کفر کفر نہ باشد)

چوں پنجہ در پنجہ خدا دارم ۔ چہ پروائے مصطفٰے دارم

نادانی سے میں نے یہ شعر مکمل ہی پڑھ دیا۔ اُس پر آپ نے فرمایا کہ میں دوسرا مصرعہ نہیں پڑھا کرتا۔

چوکس ہو کر بزرگوں کے خلا کو پر کریں

4۔ 1963ء میں سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی وفات کے بعد جو سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ ہوا اُس میں آپ نے خود ہی اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ اس سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی علالت کے باعث حضرت مرزا بشیر احمد

صاحب یہ تقریب سرانجام فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ اس موقعہ پر آپ نے بیان فرمایا کہ پہرہ بدل رہا ہے لہٰذا چوکس ہو کر فرائض ادا کرنے کی ضرورت ہے اور بزرگوں کے خلا کو پر کرنے کی ضرورت ہے۔

گوشت میں سے گوشت اور ہڈی میں سے ہڈی

5۔ 1963-64ء کا ذکر ہے کہ آپ لاہور میں ایک بڑی دعوت طعام میں مدعو تھے۔ غیر از جماعت دوست بھی تھے۔ اس موقع پر آپ نے ایک مختصر تقریر کی خصوصی بات جو مجھے یاد ہے وہ یہ کہ فرمایا کہ ''میں سیدنا حضرت مسیح موعود کی ذریت میں سے ہوں گوشت میں سے گوشت اور ہڈی میں سے ہڈی۔ میں آپکی تائید اور آپ کے دعویٰ کی تصدیق کیلئے ہر کسی کے چیلنج کو قبول کرتا ہوں''۔

بعض رویا اللہ تعالیٰ کے عالم الغیب ہونے پر یقین میں ایزادی کرتے ہیں

6۔ 1964ء آپ نے ایک رویا دیکھی تھی کہ ایک احمدی خاتون جسکو آپ جانتے تھے ربوہ کے ایک مقام سے گزر رہی ہے۔ چند دن بعد ویسے ہی ظہور میں آیا جب کہ آپ اُس مقام سے گزر رہے تھے۔ فرمایا کہ اس رویا کا یہی مقصد معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے عالم الغیب ہونے پر یقین میں زیادتی ہو۔

رویا کو عملی طور پر پورا کیا

7۔ 1964ء میں نے ایک رویا اکتوبر 1962ء میں دیکھی تھی کہ میں نے حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کے ساتھ معانقہ کیا ہے اور بغل گیر ہوتے ہوئے آپ کی گردن پر بوسہ دیا ہے۔ بعد میں 1964ء میں آپ لاہور آئے ہوئے تھے چنانچہ میری درخواست پر خواب پورا کرنے کیلئے ہم آپس میں بغل گیر ہوئے اور میں نے آپکی گردن پر بوسہ لیا۔

انتخاب خلافت ثالثہ کے بعد لوگوں کے رویہ میں تبدیلی

8۔ 1964ء یا اس سے قبل کی بات ہے کہ جلسہ سالانہ کے ایام تھے۔ میں حضرت میاں صاحب کے ہاں قیام پذیر تھا۔ میں نے دیکھا کہ مولانا ابوالعطاء صاحب آپ کے پاس تشریف لائے اور اپنے ایک عزیز سے متعلق درخواست کی کہ اُسکا نکاح آپ پڑھیں۔ انہوں نے اپنی یہ خواہش نہایت ادب سے بیان کی۔ بعد میں یعنی 1965ء میں خلافت ثالثہ کے قیام کے بعد اُن کے رویہ میں بہت تبدیلی آ گئی۔

درویشوں سے تعلق محبت کا اظہار

9۔ 1964ء کے جلسہ سالانہ کی بات ہے کہ جب آپ صدر خدام الاحمدیہ تھے تو مرکزی مجلس نے سستی قسم کے سوئیٹر قادیان کے

درویشوں کو تحفۃً بھجوانے کیلئے خریدے کیونکہ اُن دنوں مجلس کی مالی فراوانی زیادہ نہ تھی آپ نے منتظمین سے فرمایا کہ ایک سوئیٹر مجھے بھی دکھانا تاکہ پہن کے دیکھوں کیسا لگتا ہے جو کہ ہمارے درویش بھائی پہنیں گے۔

رویا میں آپکا چہرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں تبدیل ہو گیا

10۔ 1964-65ء جلسہ سالانہ کے موقع پر جب کہ میں آپ کے ہاں قیام پذیر تھا آپ نے امریکہ سے آئے ہوئے احمدی بھائی کے رویا کا ذکر کیا جو کہ اُس نے آپ کو سنایا تھا اُس نے دیکھا کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ خطاب فرما رہے ہیں۔ پھر دیکھا کہ آپ کی شکل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ میں تبدیل ہو گئی۔

معروف ہی کسوٹی ہے

11۔ 1965ء چند سالوں سے بعض لوگوں میں یہ عادت ہو گئی تھی کہ گفتگو کے دوران معروف کے حوالہ کی بجائے کسی معقول پیش کردہ بات کا ردیوں کر دیتے تھے کہ حضرت خلیفہ ثانی نے اسکے برعکس یوں فرمایا ہے اور اس طرح وہ موضوع زیر بحث کو یا کسی پیش کردہ تجویز کو Close کرنا چاہتے تھے۔ آپ کے نزدیک معروف ہی کسوٹی تھی اور اُسی کو مدنظر رکھنا چاہئے فرمایا کہ یہ لوگ اپنے دماغ کا استعمال نہیں چاہتے اور کوئی تجویز اصلاح کی نہیں سننا چاہتے یہ لوگوں کا منہ بند کرنا چاہتے ہیں اور سوچ پر پہرے بٹھانا چاہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تلاوت میں مماثلت

12۔ ستمبر 1965ء سے قبل آپ نے ایک رویا بیان کی کہ آپ قادیان کی طرف ایک قافلہ کی صورت میں جا رہے ہیں۔ راہ میں ایک مقام پر نماز کیلئے قیام کیا جسکی امامت آپ کروا رہے ہیں۔ دو فرشتے پاس ہی کھڑے ہیں آپ نے سورۃ الفیل کی تلاوت کی۔ اس پر ایک فرشتہ نے دوسرے سے کہا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود یوں ہی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

رویا میں اُم ناصر کو شال کا تحفہ

13۔ 1966ء میں آپ نے ذکر کیا کہ میں نے ایک رویا دیکھی تھی کہ میں نے ایک شال تحفۃً حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ کو دی ہے۔

(نوٹ: اس میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو جو خلافت ملی اُسکی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی وساطت سے تحفۃً عطا کی جیسا کہ بشارات رحمانیہ کے نمبر ۶۹ کے حوالہ سے آپ کی سیرت حصّہ اوّل میں بیان شدہ ہے)۔

روحانی خلافت اللہ تعالیٰ نے آپکو عطا کی ہے

14۔ نومبر 1965ء میں خلافت ثالثہ کا انتخاب ہوا تھا۔ بعد میں 1966ء میں خصوصی طور پر مجھے بتایا کہ ''روحانی خلافت'' اللہ تعالیٰ نے مجھے ہی عطا کی ہوئی ہے۔

(نوٹ: اس امر کی تصدیق کا اللہ تعالیٰ نے یوں سامان کیا کہ خلافت ثالثہ کے قیام کے بعد ایک کتابچہ 1965ء میں ہی چھپوایا گیا تھا بعنوان ''بشارات رحمانیہ'' اس میں رویا نمبر 71 یوں بیان ہوئی ہے جو کہ محترمہ والدہ حبیب الرحمٰن صاحب نے دیکھی تھی اور اُن کے صاحبزادے نے یوں تحریر کی تھی۔ ''مورخہ 7 نومبر 1965ء کے بعد نماز عشاء رات دیر تک دعا کرتی رہی آنکھ لگی تو خواب میں دیکھا حضرت مرزا بشیر احمد تشریف فرما ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ہم نے اپنا خلیفہ چن لیا ہے آپ لوگ اپنا نیا خلیفہ منتخب کرلیں اس کے بعد والدہ نے پوچھا کہ ''کونسا نیا خلیفہ''؟ اُس پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے فرمایا کہ ''میاں ناصر احمد جو ہیں'' (مرسلہ حبیب الرحمان صاحب)''۔

اس کتابچہ میں ایک نظر مطالعہ سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ مکرم مرزا ناصر احمد صاحب کے ساتھ دوسرا وجود جس کو رویا میں بالمقابل دکھایا گیا تھا وہ بعض رویا میں حضرت مرزا رفیع احمد تھے جبکہ دیگر رویا میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ابن مسیح موعود کو مکرم مرزا ناصر احمد صاحب کے بالمقابل دکھایا گیا تھا حالانکہ وہ انتخاب کے وقت سے پہلے وصال پا چکے تھے۔ پس صاحب علم وبصیرت کیلئے یہ اشارہ تھا کہ مکرم مرزا ناصر احمد کے بالمقابل وہ پاک وجود ہے جو ''بشیر احمد'' ہے یعنی جسکے لئے حضرت مسیح موعود نے منجانب اللہ اطلاع پا کر بشارت دی ہوئی تھی۔

ضروری نہیں کہ ظاہری خلیفہ علم قرآن میں سب سے بڑھ کر ہو

15۔ 1965ء کے بعد جماعت میں اس خیال کو مختلف طریقوں سے Promote کرنا شروع کر دیا گیا کہ جو ظاہری طور پر خلیفہ ہو لازمی طور پر علم قرآن میں سب حاضر وقت لوگوں سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ آپ کی موجودگی میں بھی ایک مرتبہ یہ سوال ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ضروری نہیں خلیفہ علم قرآن میں سب سے بڑھ کر ہو۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہے زیادہ علم قرآن عطا فرمادے۔

خود کو رویا میں ایک اونچی سیڑھی پر دیکھنا اور لڑکوں کی چھیڑ چھاڑ

16۔ 1966ء جلسہ سالانہ کے موقع پر جب کہ میں آپکے ہاں مقیم تھا آپ نے اپنی ایک رویا کا ذکر کیا کہ دیکھا کہ آپ ایک بہت اونچی سیڑھی پر کھڑے ہیں اور نیچے بعض لڑکے اُس سیڑھی کیساتھ چھیڑ چھاڑ کر کے آپ کو گرانا چاہتے ہیں۔

ہر بڑے فتنہ کے پیچھے عورت کا عمل دخل

17۔ 1966ء مکرم خلیل احمد صاحب مونگھیری ایک بزرگ احمدی کراچی میں قیام پذیر تھے آپ جب کراچی تشریف لاتے تو اُنکی ملاقات یا تیمارداری کیلئے جایا کرتے تھے۔ خاکسار بھی بعض اوقات ہمراہ ہوتا تھا۔ ایک دفعہ ملاقات کے بعد مجھے بتایا کہ مکرم خلیل احمد صاحب مونگھیری نے اپنا مشاہدہ بتایا ہے کہ ہر بڑے فتنہ کے پیچھے ایک عورت ہوتی ہے۔ مجھ سے بیان کرنے کا مقصد جو میں سمجھا یہ تھا کہ قابل غور اور فکر انگیز بات ہے اور جو فتنہ اور ابتلاء آپ کو درپیش ہے شاید اس میں بھی کسی عورت کا عمل دخل ہو۔ واللہ اعلم

ایک عزیز نوجوان کا علم قرآن سیکھنے کے بہانے جاسوسی کرنا

18۔ 67-1966ء جلسہ سالانہ کے موقع پر میں نے دیکھا کہ آپکے ایک عزیز نوجوان آپ کے ساتھ ساتھ رہتے ہیں اور آپ کو جلسہ گاہ تک لے جانے اور واپس گھر لانے کیلئے خود اپنی گاڑی Drive کرتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ خدمت میں رہ کر قرآن سیکھنا چاہتے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد وہ غائب ہوگئے اور کہنے لگے کہ قرآن سیکھنا تو محض ایک بہانہ تھا۔ میں تو جاسوسی کرنے جاتا تھا ۔حضرت میاں صاحب نے بتایا کہ انہیں تو پہلے ہی انقباض تھا اور اس میں کوئی اہلیت نظر نہیں آتی تھی۔

جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا نام لیکر کچھ کہے تو سن لینا چاہئے

19۔ 1966ء آپ بحیثیت صدر خدام الاحمدیہ کراچی کے دورے پر تھے ایک نو احمدی خادم اپنے غیر از جماعت بڑے بھائی کو ملاقات کی غرض سے آپ کے پاس لایا۔ آپ نے اُس سے صرف اسی قدر فرمایا کہ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا نام لیکر کوئی بات کہے تو اُسکو سن لینا چاہئے۔

بعض لوگ میرے مقام سے ناواقف ہیں

20۔ 1966ء جب کہ آپ ابھی صدر خدام الاحمدیہ تھے۔ کراچی دورے پر آئے ہوئے تھے طے پایا کہ ڈرگ روڈ میں جہاں میں خدام الاحمدیہ کا قائد ہونے کے علاوہ صدر حلقہ بھی تھا سیرت النبی ﷺ کا اجلاس منعقد کیا جاوے۔ میں نے حلقہ کی طرف سے غیر از جماعت لوگوں کو مدعو کرنے کیلئے کچھ اشتہارات بھی چھپوائے تھے جو کہ محلّہ کی دیواروں پر بھی چسپاں کروادئے گئے۔ ان اشتہاروں میں حضرت میاں صاحب کے خطاب کے حوالے سے آپکو عاشق قرآن اور عاشق رسول کہہ کر لوگوں کو متوجہ کیا تھا خصوصاً غیر از جماعت لوگوں کو۔ میں نے یہی اشتہار مرکزی سینٹر احمدیہ ہال میں جمعہ کے روز اعلان کیلئے دے دیا۔ اعلان پڑھنے والا جب اشتہار کی عبارت ''عاشق قرآن اور عاشق رسول'' پر پہنچا تو رک گیا اور پھر ان الفاظ کو حذف کر کے باقی

عبارت پڑھ دی۔ اُس وقت حضرت میاں صاحب بھی نماز جمعہ ادا کرنے کیلئے احمدیہ ہال میں ہی تشریف رکھتے تھے۔ انہوں نے معلن کا یوں اعلان پڑھتے پڑھتے رک جانا نوٹ کر لیا۔

مزید یہ ہوا کہ جمعہ کے بعد مکرم عبدالرحیم بیگ صاحب حضرت میاں صاحب کو ہال ہی میں ملے اور جلسہ کے پروگرام کے متعلق بات کی۔ آپ نے پروگرام پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ آپ کی تقریر کے علاوہ مکرم شیخ عبدالقادر سوداگرمل مربی سلسلہ جو کہ لاہور سے آئے ہوئے تھے کی بھی 20 منٹ کی تقریر ہوگی۔ اس سے قبل میں حضرت میاں صاحب کو بطور صدر حلقہ بتا چکا تھا کہ صرف آپکی تقریر کا پروگرام ہے جیسا کہ اشتہار میں شائع کیا گیا تھا۔ آپ کو یہ سب کچھ جو آپ نے اعلان کے وقت دیکھا اور بعد میں مکرم عبدالرحیم صاحب کی طرف سے اظہار کہ کسی اور کو بھی مدعو کیا ہے اچھا نہ لگا اور آپ نے مکرم بیگ صاحب کو کہا کہ میں آپ کے اس جلسہ میں جو کہ جماعت کے زیر انتظام ہو رہا ہے شرکت کا پابند نہیں ہوں آپ جس طرح چاہیں کر لیں۔ یہ کہہ کر آپ اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔ اس بدمزگی کے بعد مکرم امیر صاحب کراچی (چوہدری احمد مختار صاحب) اور متعلقین کو فکر ہوئی اور وہ بھی فی الفور آپ کو منانے اور بات چیت کیلئے آپکی آرام گاہ پر پہنچ گئے۔ میں بھی وہاں موجود تھا۔ وہاں پر مکرم امیر صاحب نے مناسب طور پر غلط فہمی دور کرنے اور معاملہ سلجھانے کی کوشش کی جو بارآور ہوئی۔ اس موقع پر آپ نے بتایا کہ میں محسوس کر رہا ہوں کہ بعض لوگ میرے متعلق نامناسب رویہ اختیار کر رہے ہیں۔ تاہم آپ راضی ہو گئے اور اس پروگرام کی اجازت دے دی کہ مکرم شیخ عبدالقادر صاحب بھی پہلے تقریر کر لیں۔ آپ نے دوران گفتگو یہ فقرہ بھی بولا تھا ایسے لوگوں کیلئے کہ جو کہ نامناسب رویہ اختیار کر رہے ہیں۔

"They want to cut me down to my size

and they dont know what my size is"

بعد میں آپ نے علیحدگی میں مُجھ سے پوچھا کہ اس جلسہ کے بارے میں مُعلن جو اعلان پڑھتے پڑھتے لمبے وقفہ کیلئے رُک گیا تھا اُسکا باعث کیا تھا؟ تب میں نے اُنکو بتایا کہ میں نے اشتہار کے اعلان میں آپ کے نام کیساتھ عاشقِ رسول ﷺ اور عاشقِ قرآن کے الفاظ لکھے تھے جو مُعلن نے حذف کر دیئے۔

اعجازی تقریر

21۔ 1966ء مندرجہ بالا واقعہ کے بعد ڈرگ روڈ کراچی میں سیرۃ النبی ﷺ پر جلسہ کا پروگرام ہوا اور آپ نے ایک معرکۃ الاراء خطاب فرمایا۔ اور پھر بعد میں مجھے بتایا کہ گذشتہ رات میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی تھی کہ اگر میں واقعی تیرے پاک کلام

اور تیرے حبیب ﷺ کا عاشق صادق ہوں تو پھر اعجازی طور پر اس خطاب میں میری نصرت فرما۔ پھر فرمایا کہ ایسی دعا کرنا بہت پرُخطر ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ غنی اور صمد ہے۔ تاہم یہ خطاب علم ومعرفت اور حسن بیان کا ایک زبردست نشان تھا۔ یوں لگتا تھا کہ آپ روح کی خاص مدد اور کشف اور رویت سے بول رہے ہیں۔ گویا کہ آپ اللہ کے برگزیدہ مرسلین کی نوع سے ہیں اور حال کیساتھ اُنکی معرفت رکھتے ہیں اور سب کے اوصاف بیان کرنے کے بعد اپنے آقا و مولیٰ حضرت سید الانبیاء ﷺ کا دیدار کرتے ہوئے آپکی سب سے بلند شان اور اعلیٰ وارفع مقام کا بیان کر رہے ہیں۔

یہ خطاب جو کہ ریکارڈ کرلیا گیا تھا بعد میں تحریر میں بھی ضبط کرلیا گیا تھا۔ اور حضرت میاں صاحب کا ارادہ تھا کہ شائع ہوجائے مگر ماحول اور حالات مسلسل سازگار نہ ہوئے۔ تاہم اس عاجز کو اللہ تعالیٰ نے گذشتہ سال اسکی اشاعت کی توفیق فرمادی۔ فلحمد للہ

22۔ 1966ء کے اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ منعقدہ سے قبل ایک روز مجھے میری دلداری اور قریبی خادمانہ تعلق کی وجہ سے انکشاف فرمایا کہ اس مرتبہ مجھے صدارت خدام الاحمدیہ کی خدمت نہ دی جائیگی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے رویا میں آپ پر اظہار کردیا تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور باوجود اس کے کہ آپ کے حق میں سب سے زیادہ ووٹ تھے۔ یہ عہدہ آپ کو نہ ملا۔

بعد میں نومبر 1966ء میں ''خالد'' رسالہ میں آپکے ایک خطاب کا مکمل متن چھپ گیا تھا اُس میں مزید انکشاف ہے کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ تھا کہ آپ خدمت قرآن کریں یعنی اللہ تعالیٰ سے علم پاکر اس زمانہ کیلئے تفسیر قرآن تحریر کریں جو کہ ایک اعجازی نشان ہو۔ الحمدللہ آپکو اسکی توفیق مل گئی۔

بیان کردہ رویا وغیرہ پر انکوائری کا آغاز

23۔ 1967ء میں حضرت میاں صاحب کے متعلق اعتراضات کا ایک سلسلہ شروع ہوگیا جو کہ اُن رویا والہامات وغیرہ کے حوالے سے تھا جو کہ آپ نے حضرت خلیفہ ثانی کے عہد میں بطور صدر خدام الاحمدیہ مختلف مقامات پر 65-1962ء کے دوران بیان کیں۔ شیخوپورہ کی جماعت نے بھی ایسا ہی کیا۔ حضرت میاں صاحب نے جو تقریر وار برٹن میں کی تھی وہ بھی زیر انکوائری آئی اور اُس کی وضاحت کے سلسلہ میں آپکی ملاقات خلیفہ ثالث سے ہوئی جس میں آپکو معلوم ہوا کہ مکرم سید لعل شاہ صاحب وار برٹن کو بھی بلوا کر اس تقریر کے بارے میں کوئی بیان لیا گیا ہے۔

اتفاق سے ان دنوں جب یہ انکوائری ہو رہی تھی میں کراچی سے ملاقات کیلئے آپ کی خدمت میں آیا تو آپ نے مجھے وار برٹن بھیجا اور ایک خط مکرم سید لعل شاہ صاحب کے نام دیا کہ جواباً تحریری طور پر مطلع فرماویں کہ خلیفہ ثالث کو کیا بیان میری تقریر اور

بیان کردہ رویا کے بارے میں دیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے تحریری طور پر Confirm کیا کہ میں نے حسب ذیل بیان دیا تھا۔

''کہ صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (نقل مطابق اصل) کے زمانہ میں ننکانہ صاحب کی مسجد احمدیہ میں تقریر کے سلسلہ میں اپنی ایک رویا کا ذکر فرمایا تھا وہ یہ کہ ''میں نے رویا دیکھی اور اُس رویا میں ہی تعبیر کے سلسلہ میں شاہ صاحب یعنی خاکسار سے ذکر فرمایا تو میں نے کہا یہ مقام خلافت اور ماموریت کے بین بین ہے''

چنانچہ میں نے سید لعل شاہ صاحب کا یہ خط حضرت میاں صاحب کو اُسی روز یعنی مورخہ 17-10-1967 پہنچا دیا اور اس خط کی فوٹو کاپی ابھی تک میرے پاس محفوظ ہے اور اسی Web پر Post کر دیا گیا ہے۔

میری موجودگی میں خلیفہ ثالث صحیح طور پر تقریر نہیں کر پاتے

24۔ 1967ء آپ نے مجھے بتایا کہ جب میں خلیفۃ المسیح الثالث کی تقریر کے دوران اسٹیج پر موجود ہوتا ہوں تو وہ صحیح طور پر خطاب نہیں کر پاتے۔

خفیہ بیعت لینے کا الزام لگانے والوں کا رد

25۔ 1967ء اس سال بعض شرپسندوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ آپ نے کچھ لوگوں سے خفیہ بیعت لی ہوئی ہے۔ اس پر فرمایا۔

''میں نے کسی سے بیعت نہیں لی نہ اُس کا حق رکھتا ہوں کیونکہ میرے نزدیک بیعت وہی لے سکتا ہے جسکو اذن الٰہی ہو اور مجھے ایسا کوئی حکم نہیں واللہ علیٰ ما اقول شھید''

اس سلسلہ میں آپ نے مجھے مزید بتایا کہ میں نے مقتدر لوگوں پر عیاں کر دیا ہے کہ میں اسکو نامناسب خیال کرتا ہوں کہ بغیر اذن الٰہی کے بیعت لی جاوے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں حکم دیا تو پھر میں سب کچھ علی الاعلان کروں گا اور میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔

غلام احمد ہمارے گھر کا فرد ہے

26۔ 1969ء کے جلسہ سالانہ پر ہم کراچی سے ربوہ پہنچنے میں کافی لیٹ ہو گئے۔ آپ بہت فکرمند تھے اور انتظار فرما رہے تھے۔ آپ نے ہمارے قیام کا بندوبست اپنے ہاں کیا ہوا تھا۔ مکرم حبیب اللہ بٹ صاحب آپ کے ہاں پہلے ہی پہنچ چکے تھے اور وہیں قیام پذیر تھے آپ نے اُن سے کہا کہ ریل گاڑی کا پتہ کریں کب پہنچے گی۔ مکرم بٹ صاحب نے حسب منشاء زیادہ دلچسپی نہ لی اور کہا کہ کوئی بات نہیں پہنچ ہی جائیں گے تو فرمایا وہ تو ہمارے گھر کا فرد ہے یعنی اپنی فکرمندی کی وجہ بتائی۔ چنانچہ جب ہم یعنی میرے علاوہ میری بیوی امتہ القیوم اور عزیز رفیع احمد آپکے دولت خانہ پر پہنچے تو آپکو اطمینان ہوا اور پھر آپ نے مجھ سے

بٹ صاحب سے کہی ہوئی بات کا اعادہ کیا۔

تعبیر رویا کیلئے علم قرآن ضروری ہے

27۔ 1970ء جبکہ موضوع سخن یہ تھا کہ علم تعبیر رویا کیلئے کیا ضروری ہے فرمایا کہ تعبیر یا تاویل رویا کیلئے ضروری ہے کہ معبر کو قرآن سے بہت مس اور علم ہو ۔

اظہار حق اور خدمت دین کیلئے ذریعہ معاش اپنا ہونا چاہئے

28۔ 1970ء فرمایا کہ اظہار حق اور خدمت دین احسن طور پر تب ہی ہوسکتی ہے کہ جب ذریعہ معاش اپنا ہواور گذارہ کی صورت کیلئے بندہ کسی اور کا محتاج/ملازم نہ ہو۔

الہام کی صحیح تفہیم کیلئے دیگر لوازم پر بھی غور کرنا چاہئے

29۔ 68-1967ء ان دنوں خلیفہ ثالث کے متعلق یہ بیان کیا جانے لگا کہ اُن کو یہ الہام ہوا ہے کہ ''یا داود انا جعلنک خلیفة فی الارض''

تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اسکے آگے جو سورة ''ص'' کی آیت 27 کے الفاظ ہیں اُن پر بھی غور اور عمل کرنا چاہئے یعنی ۔

فاحکم بین الناس بالحق ولا تتبع الهوٰی فیضلک عن سبیل الله

نوٹ ترجمہ از خاکسار: پس تو لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر اور اپنی ذاتی خواہشات کی پیروی نہ کر کیونکہ یہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی راہ سے ہٹا دے گی۔

ایک منذر رویا کی تعبیر

30۔ 73-1970ء جلسہ سالانہ کا موقعہ تھا اور میں آپکے ہاں قیام پذیر تھا کہ آپ نے بتایا کہ جماعت کے ایک مولوی صاحب آپ کے پاس آئے تھے اور بیان کیا کہ دعا کریں کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ جلسہ گاہ میں ایک سوئر گھس گیا ہے۔آپ نے بتایا کہ جلسہ کا پروگرام دیکھ لو کیا اس میں کسی نامناسب شخص کی تقریر رکھی گئی ہے۔

فریقین کے جھگڑوں میں آپ سے تعلق کا بھی ذکر

31۔ 1970ء آپ نے بتایا کہ جماعت کے اندر بعض دفعہ میاں بیوی کے تنازعات میں بھی بعض لوگ فائدہ اٹھانے کیلئے فریق مخالف پر الزام دھر دیتے ہیں کہ وہ میرے ساتھ راہ و رسم رکھتا ہے یعنی آپس کے جھگڑوں کے تصفیہ کے دوران Favour حاصل کرنے کیلئے فریق مخالف کے اس ''قصور'' کا بھی ذکر کر دیا جاوے کہ مجھ سے تعلق رکھتا ہے یا کبھی تعلق تھا۔

علم میں کمی آگئی ہے

32۔ 1970ء کے قریب کی بات ہے کہ آپ نے فرمایا کہ علم میں بہت کمی آگئی ہے البتہ مولانا قاضی نذیر احمد صاحب لائلپوری کا ذکر یوں کیا کہ وہ کچھ علم رکھتے ہیں۔

نوٹ: یہاں علم سے مراد جو میں سمجھا لدنی علوم کی طرف اشارہ تھا۔

مکمل اتباع صرف نبی پاک ﷺ کی لازم ہے

33۔ 1970ء جلسہ سالانہ کا موقعہ تھا۔آپکی قیام گاہ پر چند مہمان بھی تھے جو ملاقات کی غرض سے آئے ہوئے تھے۔میں نے سب کیلئے چائے بنانی شروع کی اور چائے کی پیالی میں پہلے قہوہ ڈال دیا۔ایک بلوچ نوجوان مربی جو آپ کے شاگرد تھے مجلس میں موجود تھے۔انہوں نے مجھے ٹوک دیا اور کہا کہ پہلے دودھ ڈالنا چاہیے تھا جیسا کہ حضرت خلیفہ ثانی کا پسندیدہ طریق تھا۔آپ نے سنا تو فوراً فرمایا کہ ایسا کرنا ضروری نہیں ہے ہر ایک جیسے مناسب خیال کرے چائے بنالے۔

نوٹ: (مراد یہ تھی کہ یہ شان اور مقام نبی پاک ﷺ کا ہے کہ مکمل اتباع کی جاوے کسی دوسرے کو یہ مقام نہیں دیا جاسکتا)۔

یہ غلط عذر کہ آپ چندہ کے بقایا دار ہیں لہٰذا انتخاب میں حصہ نہیں لے سکتے

34۔ 1970ء آپ نے بتایا کہ جماعت کی سالانہ مجلس مشاورت کیلئے آپ کے حلقہ کے نمائندہ کیلئے حسب دستور اجلاس بلایا گیا۔ آپ بھی وہاں موجود تھے۔جب احباب نے اپنے پسندیدہ افراد کے نام پیش کرنے شروع کیے کہ اُن میں سے نمائندہ کا انتخاب ہو تو ایک صاحب نے میرا نام بھی پیش کردیا۔اُس پر انتخاب کی کاروائی کرنے والے صاحب جو کہ جماعت میں ایک بڑا نام تھا نے یہ کہا کہ میرا نام پیش نہیں ہوسکتا کیونکہ بقایا دار ہیں۔اس پر میں نے وضاحت کی کہ میں بفضل تعالیٰ باقاعدگی سے چندادا کرتا رہا ہوں اسلئے یہ عذر غلط ہے مگر انہوں نے میری بات کو تسلیم نہ کیا اور بضدر ہے۔اس پر میں نے **لعنت اللہ علیٰ الکاذبین** کہا۔

نوٹ: اس کے بعد آپ نے تاوصال کبھی آئندہ سالوں میں اس غرض کیلئے ہونے والی انتخابی کاروائی میں حصہ نہ لیا۔

پاکستان میں 1970ء کے انتخابات میں کس کس کی حمایت کرنی چاہئے تھی

35۔ 1970ء پاکستان میں 1970ء کے عام انتخابات کے متعلق آپ کی سوچ یہ تھی جو مجھ سے ذکر کیا کہ جماعت کو صرف ایک پارٹی کی حمایت نہ کرنی چاہیے تھی یعنی سارے انڈے ایک ہی ٹوکری میں نہ ڈال دینے چاہئے تھے بلکہ سرحد، پنجاب اور سندھ میں مختلف پارٹیوں کی حمایت کرنی چاہئے تھی۔

خلیفہ ثالث کے گھوڑے سے گرنے کے واقعہ پر آپ کی تاویل

36۔ قریباً 1971ء خلیفہ ثالث گھوڑے سے گر گئے تھے۔ آپ نے تذکرہ میں درج حضرت مسیح موعود کی جو رویا ہے اور اُس میں گھوڑے سے گرنے کی جو تاویل الہاماً بتائی گئی تھی یعنی استقامت میں فرق آ گیا۔ اس واقعہ کو خلیفہ ثالث کے گھوڑے سے گرنے کے واقعہ کے متعلق چسپاں فرمایا۔

جماعتی فیصلوں کا اعلان واضح ہونا چاہئے

37۔ 1973ء فرمایا کہ جو بھی بات یا فیصلہ جماعتی امور سے متعلق ہو اور عمل درآمد مطلوب ہو بہت واضح اور بین طور پر ہونا چاہئے محض اشارے کرنا اور کھول کر بیان نہ کرنا مسنون طریق نہیں۔

دو خصوصی باتوں کا اظہار

38۔ 1973ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر جبکہ میں آپکے پاس قیام پذیر تھا مجھے مندرجہ ذیل دو باتیں خصوصی طور پر بتائیں۔ پہلی یہ کہ الوصیت میں جو حضرت مسیح موعود نے اپنی ذریت میں سے جو منجانب اللہ ایک شخص کے قائم کیے جانے کا ذکر ہے وہ خلیفہ ثانی کے متعلق نہیں ہے بلکہ کسی اور کے بارے میں ہے۔ میں یہی سمجھا آپ کا مدعا یہ بتانا مقصود ہے کہ وہ مبشر وجود آپ خود ہی ہیں دوسری بات جو آپ نے بتائی یہ تھی کہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد اظہار کرتے تھے کہ اُنہیں حضرت خلیفہ ثانی کی مقرر کردہ ''مجلس انتخاب خلافت'' کے متعلق اختلاف تھا۔ اُن کے نزدیک چونکہ یہ حق مومنوں کا ہے اسلئے پہلے سے مقرر کردہ طریق یعنی مومنین سے مشورہ بذریعہ مجلس مشاورت ہی مناسب تھا۔

حضرت مسیح علیہ السلام سے مشابہت

39۔ 1973ء آپ نے مجھے بتایا کہ ایک امریکی سیاہ فام احمدی جلسہ پر ملاقات کرنے آئے تھے۔ میری تصویر جو کہ ملاقات کے کمرہ میں ہے اُسے دیکھ کر اُسنے کہا کہ آپکی مشابہت حضرت مسیح علیہ السلام سے لگتی ہے۔

نوٹ: میرے چھوٹے بھائی سلیم احمد جو جرمنی میں مقیم ہیں انہوں نے ''مشابہت'' کے سلسلہ میں مجھے مزید بتایا کہ 1985ء میں جب حضرت میاں صاحب اُنکے ہاں مقیم تھے تو ایک روز ایک پرانا گرجا گھر جو کہ آثار قدیمہ میں سے ہے دیکھنے گئے۔ وہاں حضرت مسیح علیہ السلام کی تصویر آویزاں تھی اُسے دیکھ کر ہمارے ایک ساتھی نے سوال کیا کہ حضرت مسیح کی شکل کس سے ملتی ہے تو آپ نے فرمایا دیکھتے نہیں کہ مجھ سے ملتی ہے۔ مجھے اُن سے مشابہت ہے۔

اکثر لوگوں کا میری طرف رجحان میرا قصور سمجھا گیا

40۔ 1973ء فرمایا کہ خلافت ثالثہ کے انتخاب سے قبل کثیر تعداد میں لوگ میرے گرد جمع تھے یعنی اکثر لوگوں کا رجحان میری طرف تھا اُنکی خلافِ توقع جب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب منتخب ہو گئے تو لوگوں کو جو میرے گرد اپنی طبعی رُجحان کی وجہ سے جمع تھے مجھے چھوڑ کر خلیفہ ثالث کی طرف رجوع کرنے میں کچھ وقت لگ گیا تو اس کو میرا قصور سمجھا گیا۔

بزرگوں سے مماثلت باعث برکت ہوتی ہے

41۔ 1973ء فرمایا کہ کسی شخص میں کوئی ایسی بات ہونا یا ظاہری طور پر کوئی نشانی جو کہ بزرگوں میں ہو اسکے لئے باعث برکت ہے۔ نیز اپنے ایک عزیز میں ایسی نشانی کا ذکر فرمایا۔

مجھے سچ اور حق ہی کہنا ہوگا

42۔ 1974ء میں جو مفسدہ ربوہ کے اسٹیشن پر ہوا اس بارے میں صمدانی کمیشن لاہور میں انکوائری کر رہا تھا۔ ایک مخالف وکیل اس بات کو بہت اچھال رہا تھا کہ ربوہ میں لوگوں کو اپنی رائے یا خیالات آزادی سے بیان کرنے کی اجازت نہیں ہوتی اور آپ کا نام لیکر خصوصاً کہہ رہا تھا کہ مرزا رفیع احمد کی زبان بندی ہے۔ میں کوئٹہ سے آپ سے ملاقات کیلئے آپ کے پاس قیام پذیر تھا آپ نے اس معاملہ میں کہا کہ دعا کرو مجھے بطور گواہ یہ کمیشن طلب نہ کرلے۔ اگر ایسا ہوا تو مجھے سچ اور حق ہی کہنا ہوگا اور جماعت کی ساکھ غیروں کی نظر میں متاثر ہوگی۔

جماعتی مفاد کیلئے اختلاف ختم کرنا چاہئے۔

43۔ 1974ء صمدانی کمیشن کی کاروائی کے دوران خلیفہ ثالث کو بھی طلب کیا گیا تھا اس لئے آپ کے نزدیک معتمدین اور بھائیوں میں سے انکی ہمراہی ضروری امر تھا ان دنوں خلیفہ ثالث اور انکے ایک بھائی کے درمیان کسی ذاتی معاملہ کی بناء پر نا چاقی تھی اسلئے وہ انکے ہمراہ لاہور نہ گئے۔ آپ نے مجھے بتایا کہ جب میرے علم میں یہ بات آئی تو میں نے مناسب طور پر تحریک کی کہ ایسی صورت میں ذاتی معاملات کو بالائے طاق رکھ کر جماعتی مفاد کی خاطر میرے اس بھائی کو اگر خلیفہ ثالث کو منانا پڑے اور انکے پاؤں بھی دھونے پڑیں تو اُن کو ایسا کرنا چاہیے۔

حضرت خلیفہ اول کے خاندان کا اخراج ایک Tragedy

44۔ 1975ء آپ نے اس دکھ کا اظہار کیا کہ حضرت خلیفہ اول کے خاندان کا جماعت سے اخراج اور پھر واپسی نہ ہونا ایک بہت

بڑی Tragedy ہے۔

جمہوری حکومت بہتر ہوتی ہے

45۔ 1975ء عام طور پر نیز پاکستان کے حوالے سے خصوصاً فرمایا کہ جمہوریت ہی بہتر نظام حکومت ہے۔ اگر چہ جمہوری حکومتیں بعض کوتاہیاں اور غلطیاں کریں یہاں پر اصلاح کی گنجائش زیادہ ہوتی ہے اور بالآخر مستحکم اور عوام کی خدمت کرنے والی حکومتیں جگہ پاسکتی ہیں۔

نورالدین زنگی کی تکریم

46۔ 1975ء آپ کے نزدیک نورالدین زنگی کی بہت عزت اور تکریم تھی۔ صلاح الدین ایوبی نے اُن سے تربیت حاصل کی تھی ۔اظہار فرمایا کہ میرے نزدیک وہ ایک مجدد تھے۔

شخصی اور گروہی تنازعات میں لوگ وسط اختیار نہیں کرتے

47۔ 1976ء فرمایا کہ شخصی اور گروہی تنازعات میں مدمقابل لوگ عام طور پر اپنی ہار جیت کو مدنظر رکھتے ہیں اور حق بات کی بجائے ایک دوسرے کے خلاف react کرتے ہیں اور اس طرح وسط پر قائم نہیں رہتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ لوگ، مامورین اس سے بچائے جاتے ہیں۔

ابتلاء آنے سے نفس سے ہوا و ہوس خارج ہوتی ہے

48۔ 1976ء جلسہ سالانہ کے موقع پر کچھ احباب آپ سے ملاقات کی غرض سے آپ کے ہاں جمع تھے۔ مکرم کرم الٰہی صاحب ایڈوکیٹ کوئٹہ سے بھی آئے ہوئے تھے۔ دوران گفتگو آپ نے اُن کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر انسان کو ضرورت ہوتی ہے کہ اُس پر کوئی ابتلاء آئے اور اُس کے نفس سے ہوا و ہوس خارج ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو۔ پھر فرمایا کہ میرے ساتھ یہ مجذوبانہ کیفیت اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر وارد کر رکھی ہے۔

عربوں سے محبت نبی پاکؐ سے محبت کا جز ہے

49۔ 1976ء آپ عربوں سے محبت کو نبی پاک ﷺ سے عشق اور محبت کا جز ہی خیال فرماتے تھے۔ کئی مواقع پر جب کسی نے اُن پر ضرورت سے زیادہ تنقید کی تو آپ اُنکی خوبیوں پر نظر رکھنے کی طرف توجہ بھی دلاتے۔

مامور کی جماعت اللہ تعالیٰ کی نُصرت کیونکر پاسکتی ہے

50۔ 1976ء میرے پاس کوئٹہ میں آپ قیام پذیر تھے۔ فرمایا کہ جو الزامات اور اعتراضات جماعت کے مقتدر لوگ مجھ پر لگاتے

ہیں وہی کچھ غیروں سے اُن کوسننا پڑتا ہے نیز فرمایا کہ جو غیرت اور اُسکی نصرت اللہ تعالیٰ کو اپنے مامور سے ہوتی ہے ضروری نہیں کہ اُسکی جماعت کی حمایت اور نصرت بھی ویسے ہی کرے۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت پانے کیلئے حقیقی اتباع اور اعمال صالحہ شرط ہیں۔

سیرت النبی بیان کرتے ہوئے آپکا آبدیدہ ہونا

51۔ 1976ء آپ نے ایک سے زیادہ مرتبہ بتایا کہ جن دنوں میری جلسہ سالانہ یا اُسکے علاوہ تقریریں ہوا کرتی تھیں ایک صاحب نے آپ سے بیان کیا کہ اُن کی اہلیہ کہتی ہیں کہ آپ سیرت النبی ﷺ بیان کرتے ہوئے اسقدر آبدیدہ ہو جاتے ہیں جب کہ آپ جوانسال ہیں پھر بڑھاپے میں کیا حال ہوگا۔ آپ نے بتایا کہ میں نے انہیں کہا کہ بڑھاپے میں کیفیت کچھ بدل جاتی ہے اور رونا کم آتا ہے۔

ایک صاحب کی نشان دیکھنے کی خواہش

52۔ 1976ء جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک سیاسی پارٹی کے ایک لیڈر اپنے ایک احمدی دوست کے ہمراہ ربوہ دیکھنے آئے ہوئے تھے۔ آپ کی خدمت میں بھی ملاقات کیلئے آئے اور کوئی اعجازی بات دیکھنے کی خواہش کی۔ آپ نے بتایا میں نے اُسے دعوت دی کہ اگر یہ خواہش ہے تو چند دن ہمارے پاس رہو۔

آپ پر محترمہ آصفہ بیگم صاحبہ کا اظہار حسن ظن

53۔ 1977ء ایک دفعہ آپ نے ذکر فرمایا کہ محترمہ آصفہ بیگم زوجہ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مجھ پر خوش اعتقادی اور حسن ظن رکھتی ہیں اور اکثر دعا کی درخواست بھی کرتی رہتی ہیں۔

احمدیوں اور غیر احمدیوں میں Microscopic فرق رہ گیا

54۔ 1977ء میں جب خلیفہ ثالث نے ان خیالات کا اظہار کرنا شروع کر دیا کہ آئندہ اب مجددوں کے آنے کی ضرورت نہیں اور اس بارے میں خطبات بھی دیئے اور مقتدر لوگوں نے بھی ہاں میں ہاں ملانی شروع کر دی۔ اس دوران آپ کراچی تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ نے اس موقع پر فرمایا کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں اب Microscopic فرق رہ گیا ہے۔

نوٹ: مراد یہ تھی کہ غیر احمدی مسلمان تو پہلے ہی چودھویں صدی کے مجدد سیدنا حضرت مسیح موعود کو نہیں مانتے یا ضرورت نہیں سمجھتے اب ہمارے ہاں بھی آئندہ کیلئے ایسے ہی خیالات کی اشاعت ہو رہی ہے۔

مجدد کے انکار کی غلط وجہ

55۔ 1977ء فرمایا کہ اس خیال سے کہ کوئی جھوٹے طور پر مجدد ہونے کا دعویٰ کر کے فتنہ برپا نہ کر دے۔ مجدد کے آنے سے انکار ایسا ہی ہے کہ کوئی اپنے مکان کی چھت ہی گرا دے تا کہ کہیں اس راہ سے چور گھر میں نہ گھس آئے۔

امتی نبی۔ مجدد۔ مرسل سب ہم منصب ہیں

56۔ 1977ء فرمایا کہ مجدد۔ محدث۔ رسول۔ مرسل بحیثیت نوع ایک جیسا ہی منصب رکھتے ہیں جیسے آم کی قسموں میں سے چونسہ۔ سرولی۔ دسہری۔ سندھڑی۔ انور راٹھول وغیرہ الگ نام ہیں مگر ہیں تو سب آم ہی۔ اس لئے یہ بزرگ باوجود مختلف ناموں سے خطاب پانے کے منجانب اللہ ایک جیسے منصب پر مامور ہوتے ہیں۔

1977ء میں پیپلز پارٹی کو دوبارہ ووٹ دینے پر اظہار رنج وصدمہ

57۔ 1977ء فرمایا کہ باوجود 1974ء میں پیپلز پارٹی نے جماعت کے ساتھ زیادتی کی اور باوجود قومی اسمبلی میں ہمارے خلاف فیصلہ کرنے کے بعد میں جب 1977ء میں پھر انتخابات ہوئے تو نہ صرف خلیفہ ثالث نے خود جا کر پیپلز پارٹی کے حق میں ووٹ ڈالا بلکہ آپ نے سیدہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو بھی حکم دیا کہ وہ جا کر پیپلز پارٹی کے اُمیدوار کی حمایت میں ووٹ ڈالیں۔ اُسوقت تک عام احمدی ربوہ میں ووٹ ڈالنے کیلئے گھروں سے باہر نہ نکل رہے تھے۔ مزید فرمایا کہ مجھے اس بات کا بہت رنج اور صدمہ ہے کہ حضرت بڑی پھوپھی جان کو حکماً ووٹ ڈالنے کیلئے کہا گیا۔

مرزا رفیع احمد کو مجدد نہیں بننے دیں گے

58۔ 1977ء آپ نے مجھے بتایا کہ آپ کے برادر نسبتی سید امین احمد صاحب نے آپ کو بتایا کہ کسی موقعہ پر وہ خود۔ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور سید حضرت اللہ پاشا صاحب تینوں ایک جگہ اکٹھے تھے۔ دوران گفتگو مرزا طاہر احمد صاحب نے کہا کہ ہمیں پتہ ہے کہ مجدد کا مسئلہ کیا ہے مگر ہم مرزا رفیع احمد کو مجدد نہیں بننے دیں گے۔ حضرت میاں صاحب نے مزید بتایا کہ جب میں نے پاشا صاحب سے سید امین احمد کے اس بیان کا ذکر کیا اور اُن سے مرزا طاہر احمد صاحب سے منسوب بیان کو Confirm کرنا چاہا تو انہوں نے یوں کہہ کر ٹال دیا کہ آپ اور مرزا طاہر احمد صاحب دونوں ہی میرے لئے معزز ہیں اور یوں اس معاملہ کی تصدیق کرنے سے گریز کیا۔

اختلاف کو طے کرنے کیلئے قرآنی تعلیم

59۔ 1977ء فرمایا کہ آپس میں ذاتی یا گروہی اختلافات اور تنازعات کو طے کرنے کیلئے قرآنی تعلیم یہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے

کلام پاک میں فرمایا

''اطیعوا اللہ و اطیعو الرسول و الوالامر منکم''

چنانچہ اگر کسی فرد کو یا زیادہ افراد کے گروہ کو الوالامر سے شکایت ہو تو اُسکے فیصلے کا طریق یہ ہے کہ معاملہ کو اللہ اور اُسکے رسول نبی پاک ﷺ کے فرمان کے مطابق حل کیا جاوے۔

مجددین کا انکار کر کے جماعت کے علماء کو مجلسِ تحفظِ ختم نبوت والوں سے نسبت ہوگئی ہے

60۔ 1978ء آئندہ مجددین کی آمد کے حوالے سے فرمایا کہ ہماری جماعت کے علماء کو بھی مجلسِ تحفظِ ختم نبوت والوں سے نسبت ہو گئی ہے اور وہ اُنکی ضرورت کا انکار کر رہے ہیں۔

قرآن ہی یقینی تعلیم دیتا ہے

61۔ 1977-78ء خلیفہ ثالث نے ان سالوں میں اس بات کو پیش کرنا شروع کر دیا کہ احادیث میں صرف ایک ہی اُمتی نبی کی آمد کا ذکر ملتا ہے یعنی سیدنا حضرت مسیح موعود۔ ہمیں اندھیروں میں Grope کرنے کی ضرورت نہیں مراد اُنکی یہ تھی کہ ایک ہی اُمتی نبی نے آنا تھا۔ آئندہ کسی کی اُمید رکھنا اندھیروں میں ڈھونڈنے والی کوشش ہوگی۔

اس خیال کے رد کیلئے حضرت میاں صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ہوسکتا ہے کہ حدیثوں میں ایک سے زیادہ اُمتی نبیوں کی پیشگوئی ہو اور ایسی احادیث محفوظ نہ رہ سکی ہوں۔ ہمیں تو قرآن پر ایمان ہونا چاہئے جس نے یہ دروازہ قیامت تک کیلئے کھلا رکھا ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنی تفسیر قرآن میں بار بار مختلف آیات کی تفسیر میں اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ انشاء اللہ قیامت تک مجدد، مرسل اور امتی نبی آتے رہیں گے۔

آپ کی خاکسار کو ایک منذر خواب کے حوالے سے دعا کی تحریک

62۔ 1978ء آپ نے ایک مرتبہ مجھے بتایا کہ مکرم مولوی غلام احمد بدوملہی صاحب نے ایک منذر رویا آپ کے متعلق دیکھا ہے۔ چنانچہ آپ نے مجھے تلقین کی کہ اللھم مالک الملک تو تی الملک من تشاء والی قرآنی دعا بہت پڑھا کروں تا کہ ہم دونوں کی مشکلات مولیٰ کریم ختم فرمادے۔ بعد میں آنے والے واقعات سے واضح ہوگیا کہ حضرت مولوی صاحب کی رویا درست نکلی جبکہ خصوصاً 1982ء کے بعد مصائب اور مشکلات میں سے پہلے سے بڑھ کر اضافہ ہوگیا اور حضرت میاں صاحب کا ابتلاء تادم آخر لمبا ہوتا گیا۔

روح المعانی کے مصنف کی تفسیر کو اہمیت کی وجہ

63۔ 1978ء پرانے مفسرین میں سے روح المعانی کے متعلق فرمایا کہ میں اُسکی تفسیر کو اسلئے اہمیت دیتا ہوں کہ اُسکو نبی پاک ﷺ سے محبت بھی ہے بعض دیگر مصنف اس سے محروم ہیں اس لئے اُنکی تفسیر بھی ناقص ہے۔

جو حکم اصل کیلئے ہو وہی اظلال کیلئے ہے

64۔ 1980ء میں ربوہ میں آپ کے ہمراہ آپکے گھر سے مسجد مبارک کی طرف نماز مغرب کیلئے جارہا تھا اور آپ کے ساتھ ساتھ یا قدرے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔ اس موقع پر آپ نے فرمایا کہ حضور نبی پاک ﷺ کے ہمراہ صحابہ میں سے جو بھی ہوتا حضور سے کچھ آگے ہو کے چلتا۔ چنانچہ میں نے آپ کا منشاء سمجھ کر یوں ہی چلنا شروع کر دیا۔

(نوٹ: میں نے اس سے استنباط کیا کہ جو حکم یا سنت اصل کیلئے ہو وہی اظلال کیلئے ہوتی ہے)

خدمت قرآن کیلئے ٹیلیفون کا لگوانا

65۔ 1980ء آپ نے مجھے بتایا کہ اگرچہ ربوہ میں کچھ عرصہ سے ٹیلیفون کی سہولت گھروں کیلئے بھی میسر تھی مگر میں اسے غیر ضروری سمجھتا رہا۔ تاہم ایک مرتبہ آپ کو حضرت صاحبزادی امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ نے تلقین کی کہ مجھے قرآن پاک کا مطالعہ کرتے ہوئے بعض اوقات کسی نقطہ پر سوال پیدا ہوتا ہے تو آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں مگر آپ کے ہاں ٹیلیفون نہیں ہے اس بناء پر آپ نے اس نیک مقصد کیلئے گھر پر ٹیلیفون لگوایا کہ خدمت قرآن کا موقعہ مل جائیگا اور حضرت پھوپھی جان کے ارشاد کی تعمیل بھی۔

حضرت علی کی علم قرآن میں حضرت ابو بکر کے بعد فضیلت

66۔ 1980ء ذکر کیا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کا علم قران سب صحابہ سے بڑھا ہوا تھا اسلئے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔ باقی صحابہ کے متعلق فرمایا کہ ہوسکتا ہے کہ حضرت علی علم قرآن میں باقی سب صحابہ کرام سے بڑھ کر ہوں۔

حضرت علی سے بہت محبت کرنے والے اور بہت بغض رکھنے والے

67۔ 1981ء آپ نے مجھے بتایا کہ حضرت علی سے بہت محبت کرنے والے بھی تھے اور اُن سے بہت بغض رکھنے والے بھی تھے۔

باسلیقہ باوقار ماحول کی خواہش

68۔ 1981ء فرمایا کہ اُس منظر اور ماحول کا خیال کروں کہ ایک کھیل کا میدان ہو جس میں لڑکے کوئی گیم کھیل رہے ہوں اور وہ بھی من مانے طریق پر کوئی میدان میں از خود آرہا ہو اور کوئی از خود باہر جا رہا ہو۔ میں میدان کے کنارے اُس لڑکے کی طرح منتظر بیٹھا ہوں کہ کوئی کھیل میں باسلیقہ اور باوقار طریق سے شمولیت کی دعوت دے۔

خلیفہ ثالث کی ساری توجہ مجھے گرانے پر لگی ہوئی ہے

69۔ 1970-82ء کئی مرتبہ اس دوران ایسا ہوا کہ آپ نے مجھ سے اظہار کیا کہ خلیفہ ثالث کی سب سے زیادہ توجہ مجھے ڈھانے اور گرانے پر مذکور ہے اور مختلف اقدام اور معاملات میں بھی فیصلہ کرتے ہوئے میری ذات کو مدنظر رکھتے ہیں۔

تذکرہ میں مذکور بعض الہامات کا آپ پر نزول

70۔ جون 1982ء جب طریق انتخاب خلافت چہارم پر اختلاف ہوا تو آپ کے گھر پر اُس روز چند لوگ آپ کے ہم خیال جمع تھے۔ نماز مغرب کا وقت ہوا تو اذان دی گئی اور آپ کی امامت میں نماز ادا کی گئی اور بعد میں نماز عشاء بھی اور اگلے روز صبح نماز فجر بھی۔ نماز فجر کے بعد آپ نے تذکرہ کو کھولا اور ایک جگہ سے کچھ الہامات پڑھ کر سنائے اور اُن کا ترجمہ بھی سنایا مزید بتایا کہ ان میں سے بعض الہامات مجھے بھی ہو چکے ہیں۔ اس عاجز کو اچھی طرح یاد ہے کہ تذکرہ میں یہ وہ مقام ہے جہاں پر یہ الہام درج ہے۔

ترٰی نسلاً بعیدا ابناء القمر

یعنی مذکورہ الہام سے قریباً پہلے کے چار پانچ اور پیچھے کے چار پانچ فقرے الہامات کے سنائے تھے۔

حضرت چھوٹی پھوپھی جان کی تاکید پر بیعت

71۔ جون 1982ء جیسا کہ اوپر بیان کیا ہے کہ طریق انتخاب خلافت چہارم پر اختلاف کے بعد جو نماز مغرب آپکی امامت میں آپکے گھر پر ادا کی گئی تھی اُسکی ادائیگی کے بعد یہ فرمایا تھا کہ جب ہمارے افراد کی تعداد چالیس سے تجاوز کر جائیگی تو اتفاق رائے سے جس فرد کے متعلق طے پایا کہ وہ بیعت لے وہی بیعت لے گا۔

تاہم اگلے روز صبح دس بجے کے قریب آپ حاضر افراد کے پاس آئے اور بتایا کہ مجھے ابھی ابھی سیدہ حضرت پھوپھی جان یعنی بیگم نواب امتہ الحفیظ صاحبہ کا رقعہ ملا ہے جس میں انہوں نے اختلاف ختم کر کے صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی بیعت کر لینے کی خاص تاکید فرمائی تھی۔ چنانچہ آپ نے اُنکے حکم پر فی الفور عمل کیا اور بیعت کر لی اور حاضر افراد کو بھی کہا کہ وہ بھی بیعت کر لیں۔ آپ نے حاضرین کو یہ بھی بتایا کہ حضرت پھوپھی جان کا ایک خاص مقام ہے اور اُنکے متعلق حضرت خلیفہ اول نے ایک وقت فرمایا تھا کہ میں تو اس پر بھی تیار ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی سب سے چھوٹی بیٹی امتہ الحفیظ کی بیعت کر لوں۔

(نوٹ: یہ بیان اس قدر ہے جو میں نے خود سنا اور دیکھا تاہم برادر بزرگوارم چوہدری غلام رسول صاحب جو باقی افراد کے آپ سے رخصت ہونے کے بعد مزید چند روز کیلئے آپ کے پاس ٹھہر گئے تھے نے مجھے اپنا ایک بیان حلفاً لکھ کر دیا ہے کہ

ایک دن آپ نے اُن کو بتایا تھا کہ بیعت سے ایک روز قبل مجھے کثرت سے الہام ہوتا رہا اور پھر نماز کے سجدہ میں بھی ہوا جو یہ ہے۔

یا علی دعهم وانصارهم وزراعتهم

(نوٹ: آپ نے کسی حکمت کے تحت اسے موجود عام افراد پر ظاہر نہ کیا تھا اور صرف حضرت پھوپھی جان کے خط کا ذکر کیا۔ واللہ اعلم)۔

اگر میر حبیب اللہ صاحب کی بیعت نامنظور ہے تو میری بھی کوئی بیعت نہیں

72۔ جون 1982ء جب حضرت میاں صاحب نے خلیفہ رابع کی بیعت کر لی اور آپ کے ہم خیال دوسرے افراد نے بھی تحریر بیعت بھیج دی تو اگلے روز جب جماعت کراچی کی ملاقات کا وقت آیا تو کراچی سے متعلق لوگ جو حضرت میاں صاحب کے ہم خیال تھے وہ بھی ملاقات کی غرض سے قصر خلافت گئے مگران کو مجلس سے باہر بلوایا گیا کہ آپ یہاں سے چلے جائیں آپ غیر مبائع ہیں۔ ان اصحاب میں مکرم میر حبیب اللہ صاحب بھی تھے جب حضرت میاں صاحب کو اس صورت حال کا علم ہوا تو میر حبیب اللہ صاحب کی حد تک آپ زیادہ پریشان ہوئے کیونکہ اُن کے اہل خانہ پہلے ہی اُنکے حضرت میاں صاحب کے ساتھ تعلقات کے مخالف تھے۔ آپ نے فی الفور خلیفہ رابع کو تحریر کیا کہ اگر میر حبیب اللہ کی بیعت قبول نہیں تو پھر میری بھی کوئی بیعت نہیں۔

نوٹ: چنانچہ اس تحریر کا خاطر خواہ اثر ہوا اور میر حبیب اللہ صاحب کی حد تک یہ معاملہ سدھر گیا اور اُن کو پھر پریشان نہ کیا گیا۔

اس بات پر حیرانگی کہ جماعت آپ سے کیوں دور ہو گئی

73۔ 1982ء مذکور بالا واقعہ کے بعد ایک روز مجھے فرمایا کہ تم نے کبھی ذکر نہیں کیا تھا کہ اب جماعت مجھ سے اس قدر دور ہو چکی ہے۔

(نوٹ: مراد یہ تھی کہ یہی جماعت جو ایک وقت میں آپ پر فدا ہو ہو جاتی تھی اب مخالفانہ پروپیگنڈہ سے اس قدر متاثر تھی کہ آپ نے طریق انتخاب خلافت سے متعلق جو اصل تعلیم قرآن تھی اُسکو پیش کرنا چاہا تو خاطر خواہ توجہ نہ دی)۔

صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی Projection

74۔ 1982ء آپ نے مجھے بتایا کہ خلیفہ ثالث کی عمر کے آخری چند ماہ میں جب آپ علیل رہنے لگے تو جو احمدی فرداً فرداً یا جماعتی طور پر مختلف جگہوں سے وفد کی صورت میں ملاقات کی غرض سے آتے تھے تو انہیں دفتر پرائیویٹ سیکریٹری قطار بنا کر مرزا طاہر احمد

سے ملاقات کروانے کیلئے بھجوادیا کرتے تھے اور یہ افراد قطار کی صورت بنائے ہوئے ہی قصر خلافت سے مرزا طاہر احمد صاحب کی رہائش گاہ پر محلّہ کے علاقہ سے گزر کر جاتے تھے۔

کھوپڑہ اور کربلا میں فرق

75۔ 1983ء خلافت رابعہ کے قیام کے دوران اور بعد میں جب ہم آزمائے گئے۔آپ کے قریبی دوست بھی اور آپ کے گھر کے افراد بھی تو کچھ عرصہ بعد مجھے کہا کہ ''کربلا'' اور حضرت مسیح علیہ السلام جس مقام پر آزمائے گئے یعنی کھوپڑہ عربی میں ہم آواز ہی لگتے ہیں۔مگر کربلا والے زیادہ آزمائش میں تھے کیونکہ اُنکے سامنے اپنے علاوہ اپنے بیوی بچوں اور عزیز و اقارب کی مصیبت بھی تھی۔

(نوٹ: میں یہی سمجھا کہ آپ کا اشارہ اُس حالت کی طرف ہے جو کہ آپ پر وارد ہوئی خلیفہ ثالث کے وصال کے بعد)۔

میرے نام کے ساتھ حضرت نہ لکھا کرو شائد اس طرح حاسد نقطہ چینی سے رکیں

76۔ 1983ء آپ نے ایک دفعہ مجھے تلقین کی کہ تم جو میرے نام کے ساتھ خط میں حضرت لکھتے ہو نہ لکھا کرو شائد اس طرح سے حاسد اور معترض نقطہ چینی سے رکیں اور اصلاح احوال کی کوئی صورت پیدا ہو۔ چنانچہ میں نے کچھ عرصہ کیلئے جو کہ تقریباً ۱۲ سے ۱۸ ماہ ہوگا اس پر عمل کیا مگر کوئی تبدیلی معاندین کے رویہ میں نہ آئی تو پھر مجھے ازخود اجازت دے دی کہ میں حسب سابق لکھ سکتا ہوں۔

تفسیر قرآن کی غرض سے مغربی دنیا کے مشاہدہ کیلئے سفر

77۔ 1985ء آپ نے فرمایا کہ میں تفسیر قرآن لکھ رہا ہوں اسلئے مناسب خیال کرتا ہوں کہ مغربی دنیا کا سفر کروں تا قریب سے اس معاشرہ کا مشاہدہ کروں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے 1985ء میں ہی اس سفر یورپ کے سامان اپنے فضل و کرم سے بہت احسن طور پر کر دیئے۔الحمدللہ

وفات کے بعد خلیفہ ثالث کا دل صاف ہوگیا

78۔ 1985ء آپ نے دیگر باتوں کے دوران مجھے بتایا کہ وفات کے بعد خلیفہ ثالث کا دل میری طرف سے صاف ہوگیا ہوا ہے۔

تہجد کے اوقات حسب سہولت

79۔ 1985ء نماز تہجد کے اوقات اور نیند کے حوالے سے فرمایا کہ ضروری نہیں ہے کہ پہلے ضرور سو کر پھر انسان اٹھے اور نوافل پڑھے۔اصل میں نماز تہجد نیند کے خلاف جہاد ہے اس لئے دیر تک جاگ کر نوافل پڑھنا بھی تہجد ہی ہے۔اس لئے جیسے کسی کو

وقت ملے نصف شب سے پہلے یا بعد میں بھی پڑھ سکتا ہے یعنی سونے سے پہلے یا کچھ سو کر اٹھنے کے بعد۔

UK جلسہ سالانہ میں آپ کے خلاف گمنام اشتہار کی تشہیر

80۔ 1985ء میں جب حضرت میاں صاحب نے سفر یورپ اختیار کیا تو اس دوران جلسہ سالانہ UK میں بھی شرکت کی۔ آپ نے مجھے بتایا کہ آپ کے خلاف اس موقع پر ایک گمنام اشتہار جلسہ کے پہلے دن کارروائی شروع ہونے سے قبل تقسیم کیا گیا تھا جو کہ انتہائی بے ہودہ اور کذب بیانی پر مشتمل تھا۔

آپ نے بیان کیا کہ جلسہ کے اختتام کے بعد ایک روز میں خلیفہ رابع کے ہاں کھانے پر مدعو تھا تو انہوں نے مذکورہ اشتہار کے متعلق کچھ کہنا چاہا تو میں نے اس موضوع کو زیر بحث لانے سے اجتناب کیا اور اسکو چنداں اہمیت نہ دی اور اس طرح یہ معاملہ زیر بحث نہ آیا۔

آپ کے معاندین چاہتے ہیں کہ یہ مر جائے

81۔ 1985ء آپ نے بتایا کہ جب UK کے جلسہ سالانہ میں آپ شریک ہوئے تو آپ کی سیٹ عام سامعین کے درمیان تھی۔ آپ کے پاس کوئی نیک بخت معمر دیہاتی پاکستانی احمدی بھائی بیٹھا ہوا تھا۔ جب جلسہ کا آخری Session ختم ہوا تو اُس نے قدرے زوردار آواز سے یہ دُہرانا شروع کر دیا کہ ''یہ چاہتے ہیں یہ نظر نہ آئے مر جائے''۔ یعنی اسکی مراد یہ تھی کہ آپ کے معاندین چاہتے ہیں کہ آپ مر جائیں اور نظر نہ آئیں۔

خلیفہ ثانی کی علالت کے دوران نعم البدل

82۔ 1990ء فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفہ ثانی کی علالت کے دوران مجھے نعم البدل کے طور پر جماعت کی خدمت کا موقع دیا اور اللہ تعالیٰ نے عام جماعت کے افراد کے عموماً اور نوجوانوں کے خصوصاً حوصلے بلند کر دیئے اور اُن میں دین سے بہت رغبت پیدا ہوئی۔ شائد پبلک میں اتنا ہی ظہور میرے مولیٰ کو درکار ہوگا۔

ربوہ سے باہر سفر کرنے سے پہلے اجازت لینا

83۔ 1990ء آپکا طریق تھا کہ خلافت ثالثہ کے دوران جب آپ ربوہ سے باہر جاتے خصوصاً سندھ زمینوں پر جانا ہوتا تو سفر سے پہلے از خود خلیفہ ثالث سے اجازت لیتے اور پھر روانہ ہوتے۔ خلافت رابعہ میں بھی آپ نے یہی طریق اختیار کرنا چاہا اور اس غرض سے اُن سے جب 1983ء میں پہلی مرتبہ اجازت طلب کی تو خلیفہ رابع نے جواب دیا کہ اجازت لینے کی ضرورت نہیں آپ جب چاہیں سفر کو جایا کریں۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے سفر میں حفاظت کی بشارت

84۔ 1990ء کے قریب سندھ اور کراچی میں امن وامان کی صورتحال بہت مخدوش تھی آپ نے بتایا کہ میں نے استخارہ کیا تو مندرجہ ذیل آیت قرآنی کے الفاظ الہاماً نازل ہوئے۔

ما تکون فی شان و ما تتلو من قرآن ولا تعلمون من عمل الا کنا علیکم شهودا

خلیفہ رابع کا خطبہ مجدد کا نزول چاہنے والے اور اُنکی اولادیں مریں گی سننے کے بعد فون کیا

85۔ 1992ء ایک شام حضرت میاں صاحب نے ربوہ سے فون کر کے پوچھا کہ خلیفہ رابع کا فرمودہ خطبہ جمعہ آج لندن سے جونشر ہوا سنا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میں نے تو نہیں سنا۔ چنانچہ انہوں نے بتایا کہ یوں کہا گیا ہے کہ یہ لوگ مریں گے اُنکی اولادیں بھی مریں گی اور اُنکی اولادیں بھی مگر کسی مجدد کو آتا نہیں دیکھیں گے۔ آپ کی مراد یہ تھی کہ خلیفہ رابع کا اشارہ خاکسار راقم کے متعلق اور میرے بزرگوار بھائی چوہدری غلام رسول کی طرف تھا۔

یہ خلیفہ ثالث کا فیصلہ تھا؟

86۔ 1992ء جب حضرت میاں صاحب اپنی اہلیہ محترمہ کے دل کے آپریشن کے سلسلہ میں لندن گئے تو اُن دنوں آپ کے خلاف نظام والوں نے عجیب وغریب بے بنیاد بدظنی پر مشتمل افوائیں پھیلا دیں۔ نیز آپ سے تعلق رکھنے والوں یا اُن کے عزیزوں کے متعلق الزام تراشیاں کی گئیں۔ جس بات کا میں یہاں ذکر کر رہا ہوں یہ حضرت میاں صاحب نے مکرم میر حبیب اللہ صاحب سے سنی اور مجھ سے ازخود بیان کی میر صاحب کے ایک بھانجے جو کہ UK میں ہوتے ہیں اُنہوں نے وہاں جلسہ سالانہ UK میں شرکت کی تھی اُسکے متعلق یہ بات پھیلائی گئی تھی کہ اُس نے جلسہ کے پروگرام ''عالمی بیعت'' میں بیعت کی کاروائی میں حصہ نہیں لیا تھا جو کہ خلاف واقعہ تھا۔ جب اُس کے متعلق یہ افواء پھیلائی گئی تو اُس نے خلیفہ رابع سے ملاقات کے لئے وقت لیا اور اپنی طرف سے صفائی پیش کر دی۔ اُس نے ایک بات مزید خلیفہ رابع سے عرض کی کہ یہاں UK میں سب کچھ ٹھیک جا رہا تھا مگر جیسے ہی آپ کے بھائی مرزا رفیع احمد صاحب یہاں آئے سب کچھ گڑ بڑ ہو گیا ہے اس پر خلیفہ رابع نے قریب قریب رونے والی کیفیت میں یہ کہا کہ یہ خلیفہ ثالث کا فیصلہ تھا۔

کسی احمدی کا حضرت مسیح موعود سے اختلاف کرنا جائز ہے

87۔ 1994ء ایک احمدی کے متعلق یہ معاملہ پیش ہوا کہ وہ کسی بات میں سیدنا حضرت مسیح موعود سے اختلاف کرتا ہے۔ فرمایا کہ حضرت خلیفہ ثانی سے اختلاف ہوسکتا ہے۔ حضرت خلیفہ اول سے بھی ہوسکتا ہے مگر کسی احمدی کیلئے سیدنا حضرت مسیح موعود سے

اختلاف کرنا نا قابل قبول اور نا جائز ہے۔

آپکی وصیت کی منسوخی اور ازخود بحالی

88۔ 1994ء 1982ء میں خلافت رابعہ کے قیام کے بعد باوجود آپ کے بیعت کر لینے کے، آپ کی وصیت منسوخ کر دی گئی تھی۔تاہم آپ باقاعدگی سے اپنا چندہ بمطابق شرح وصیت ادا کرتے رہے۔ میں آپ کے پاس ربوہ میں ملاقات کیلئے آیا ہوا تھا۔آپ نے مجھ سے ذکر فرمایا کہ گھر کے افراد زور دے رہے ہیں کہ بحالی وصیت کیلئے کچھ کیا جاوے۔آپکو اس سے انقباض تھا کہ درخواست کریں۔آپ نے مجھ سے مشورہ مانگا۔میں نے عرض کی کہ آپ بحالی کی درخواست نہ کریں اللہ تعالیٰ خود ہی اپنے فضل سے اس مسئلہ کا حل نکال دیگا۔ الحمد اللہ، اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے یوں ہی کر دیا۔

میرے ساتھ روحانی نسبت کی یاددہانی

89۔ 1994ء مجھے فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری میرے ساتھ روحانی نسبت ہے۔میں نے عرض کیا جی ہاں

نوٹ: یہ بات اللہ تعالیٰ نے رؤیت کے ذریعہ اس ناچیز کو عین میری جوانی میں 1963ء میں ہی مرحمت فرمادی تھی۔نیز آپ نے اپنے ایک نوازش نامہ میں کئی سال پہلے اسکا خصوصیت سے ذکر کیا تھا۔اس موقعہ پر فرمانا گویا یاددہانی تھی۔

وصیت کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے

90۔ 1994ء فرمایا کہ وصیت کا معاملہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے خواہ مخصوص قبرستان برائے موصیان میں کوئی دفن ہو سکے یا نہ ہو۔

آپ سے نفرت کے اظہار میں وسعت اور گہرائی

91۔ 1995ء آپ نے مجھے بتایا کہ آپ کے ایک بیٹے جب ربوہ سکول میں پڑھتے تھے تو اُنکے ایک کزن نے ایک روز اُن کے منہ پر تھوک دیا تھا۔

(نوٹ) یہ بتانے سے آپکی غرض یہ بتلانا مقصود تھا کہ آپ سے حسد، بغض رقابت کا اثر بعض قریبی رشتہ داروں میں آگے اولاد تک اس پستی کی حد تک منتقل ہو چکا تھا۔

خلافت ثالثہ کے انتخاب سے قبل تقریباً 70% فیصد عام افراد آپکے حق میں تھے

92۔ 1995ء کے قریب خلافت ثالثہ کے انتخاب کے متعلق عام لوگوں کے رجحان کی بات ہو رہی تھی کہ آپ نے فرمایا کہ اُس وقت جہانتک عام افراد جماعت کا تعلق تھا ایک محتاط اندازہ کے مطابق تقریباً 70 فیصد لوگ آپکے حق میں تھے۔

جس چیز کی پیداوار میں مزدور کا دخل ہو بوقت ضرورت کھا پی سکتا ہے

93۔ 1995ء میں آپ کے سفر سندھ میں آپکے ہمراہ تھا اور کار ڈرائیو کر رہا تھا کہ فرمایا کہ جو کوئی کسی کیلئے کام کرے یعنی ملازم یا مزدور وغیرہ ہو تو جس چیز کی Production میں اُس کا Labour شامل ہو تو وہ بوقت ضرورت اُس میں سے کچھ کھا پی لے تو یہ جائز بات ہے۔

نوٹ: غالباً آپ نے میرے ذہن میں سے یہ سوال پڑھ لیا تھا اسلئے خود ہی مجھے اس امر سے آگاہ کر دیا۔

عزل خلافت کا ارادہ کرنے والوں سے جہاد کا عزم

94۔ 1996ء آپ نے مجھ سے ذکر کیا کہ عرصہ ہوا میں نے ایک رویا دیکھا تھا کہ کچھ لوگ عزل خلافت کی باتیں کرتے ہیں۔ فرمایا اگر خدانخواستہ ایسی کوئی کوشش ہو تو اُسکے خلاف جہاد کروں گا کیا تم بھی میرا ساتھ دو گے۔ میں نے عرض کی کہ کیوں نہیں ہم تو عرصہ 32 سال سے اس انتظار میں ہیں کہ آپ کچھ حکم کریں تو آپ نے فوراً آواز کے اشارے سے مجھے خاموشی کیلئے کہا۔

(نوٹ: میں یہی سمجھا کہ دیگر معاملات میں آپکا معاملہ تسلیم و رضا اور صبر کا ہے۔ تاہم عزل خلافت کی کسی کوشش یا سازش کے خلاف پرُعزم تھے کہ ایسی کسی ممکنہ بغاوت کے خلاف آپ جہاد کریں گے)۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبر آزما حالات کی اطلاع

95۔ 1996ء مکرم ڈاکٹر سید محسن احمد صاحب کے ایک غیر احمدی ڈاکٹر دوست نے تقریباً اسی سال یہ رویا دیکھا تھا کہ وسط قرآن کے قریب تلوار رکھی ہوئی ہے پھر رویا میں ہی کوئی اُن سے کہتا ہے کہ یہ بات مرزا رفیع احمد صاحب کو بتا دینا۔ چنانچہ ڈاکٹر صمد صاحب جنہوں نے یہ رویا دیکھی تھی نے مکرم ڈاکٹر محسن احمد صاحب سے اسکا ذکر کیا اور اس طرح یہ بات حضرت میاں صاحب تک پہنچی۔ آپ نے مزید مجھے بتایا کہ کافی عرصہ پہلے سورۃ النحل کی آخری دو آیات مجھے الہام ہوئی تھیں یعنی

والصبر وما صبرک الا باللّٰہ ولا تحزن علیھم ولا تک فی ضیق مما یمکرون.

ان اللّٰہ مع الذین اتقو و الذین ھم محسنون.

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ یاد دہانی ہے کہ یہ خبر اس احکم الحاکمین کا اٹل فیصلہ ہے

(نوٹ) ترجمہ اور صبر کر اور ہے صبر تیرا مگر ساتھ اللہ کے اور نہ غم کر اُن پر اور نہ ہو تو تکلیف میں اُس سے جو وہ تدبیر کرتے ہیں۔ یقیناً اللہ ساتھ ہے اُن لوگوں کے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا اور اُن لوگوں کے جو کہ احسان کرنے والے ہیں۔

حکومت اللہ تعالیٰ کی نیابت میں مثل ماں کے ہے

96۔ 1996ء سود کے بارے میں استفسار پر فرمایا کہ اگر حکومت Defence کیلئے قرضہ لے اور اضافہ کیساتھ واپس کرے تو میرے نزدیک جائز ہے کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ نے کسی سے یہ تحریک کی تھی کہ اگر وہ جنگ کی غرض سے اپنا گھوڑا مستعار دے تو اُسکو اُسکے بدلہ میں مزید ایک گھوڑا واپس دیا جائیگا نیز فرمایا کہ حکومت جو غریبوں۔ یتیموں اور بیواؤں کو Saving Schemes وغیرہ میں بڑھا کر دیتی ہے یہ بھی درست ہے کیونکہ حکومت اللہ تعالیٰ کی نیابت میں مثل ماں کے ہوتی ہے۔

کنری میں طوفانی بارش کا آپ پر قبل از وقت انکشاف

97۔ 1997ء میں نے مکرم خلیل احمد صاحب آف کنری حال فیڈرل اے ایریا کراچی کے حوالے سے بعض دوستوں سے سنا ہوا تھا کہ جب حضرت میاں صاحب صدر خدام الاحمدیہ تھے تو 1963ء کے قریب آپ کنری سندھ میں دورے پر تھے۔ ایک روز شام کے وقت جب کہ جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی اور پھر آپ کی تقریر شروع ہوئی۔ دوران تقریر اللہ تعالیٰ نے آپ پر منکشف فرمایا کہ عنقریب ایک زبردست طوفانی بارش ہونے والی ہے۔ آپ تقریر کے دوران ہی سجدہ میں گر گئے اور تقریباً 500 کے قریب سامعین بھی جو موجود تھے آپ کے ساتھ ہی سجدہ میں چلے گئے۔ پھر آپ نے سجدہ سے اٹھ کر تقریر کو مختصر کیا اور سب کو صورت حال سے آگاہ کیا کہ سب احباب بہت دعائیں بھی کریں اور حفاظتی احتیاطی تدابیر بھی کریں نیز اپنے محلوں اور علاقوں میں بھی لوگوں کی مدد کریں۔ ابھی آپ یہ تقریر کر رہے تھے کہ بارش شروع ہوگئی جو کہ کئی دن جاری رہی اور بہت نقصان علاقہ میں ہوا مگر آپ کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے احمدی گھرانوں نے خود بھی حفاظت کے سامان کیے اور شہر میں مختلف محلوں کے بھی۔ میں نے حضرت میاں صاحب سے confirm کیا تو آپ نے اس واقعہ کی تصدیق فرمائی۔

حضرت خضر علیہ السلام کون ہیں

98۔ 1997ء میں آپ کے سفر کنری سندھ میں کراچی سے آپ کے ہمراہ تھا اور کار بھی ڈرائیو کر رہا تھا کہ میں نے آپ سے استفسار کیا کہ تذکرۃ الاولیاء اور دیگر روایات میں حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کا بھی ذکر آتا ہے یہ کون شخصیت ہیں تو آپ نے فرمایا میرے نزدیک نبی پاک ﷺ ہیں کیونکہ اُسی پاک ذات کو مولیٰ کریم نے Evergreen اور سرسبز بنایا ہے اور اللہ تعالیٰ اُن ہی کی رویئت بطور رحمت اور کرم فرماتا ہے۔

یہ دور علمی اور اخلاقی معجزات کا ہے

99۔ 1997ء مندرجہ بالا سفر میں میں نے آپ سے یہ بھی پوچھا کہ تذکرۃ الاولیاء میں زیادہ تر جن معجزات کا ذکر ہے وہ مادی اشیاء کے متعلق ہیں۔ اسی طرح انبیاء بنی اسرائیل کے معجزات بھی زیادہ تر ایسے ہی ہیں مگر آج کل اس قسم کے معجزات کم سننے میں آتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ دور علوم اور معرفت میں پہلے سے بہت ترقی یافتہ ہے۔ اس لئے علمی اور اخلاقی معجزات زیادہ ہوتے ہیں جو کہ زیادہ دیرپا اور پرتاثیر بھی ہوتے ہیں۔

جب حکومت مل جائے تو دین میں کمزوری ہو جاتی ہے

100۔ 1997ء ایک مجلس میں کسی کے کہنے پر کہ جب احمدیوں کی حکومت آئیگی تو یوں یوں ہوگا۔ فرمایا کہ ہمیں حکومتوں سے کیا غرض۔ جب حکومت آجاتی ہے تو دین میں کمزوری شروع ہو جاتی ہیں۔

تفسیر صغیر میں کئی مقامات پر ترجمہ میں تبدیلی پر ناراضگی

101۔ 1997ء تفسیر صغیر حضرت خلیفہ ثانی کی تصنیف ہے۔ اس میں خلیفہ رابع کے زیر انتظام معانی اور تفسیر کی عبارت میں بہت سے مقامات پر تبدیلیاں کر دی گئی تھیں اس پر بہت ناراضگی اور ناپسندیدگی کا اظہار میرے سامنے کیا نیز فرمایا کہ کسی کو بھی حق نہیں پہنچتا کہ کسی مصنف کی تصنیف میں تبدیلیاں کرے۔

مقتدر لوگ میرے خاندان کو آپ سے نہیں تڑوا سکے

102۔ 1998ء آپ نے مجھ سے ذکر کیا کہ جماعت کے مقتدر لوگ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے آپ سے ملاقات رکھنے والے سب خاندانوں کو آپ سے توڑ لیا ہے مگر تمہارے خاندان کو نہیں توڑ سکے۔

(نوٹ: میرے خاندان سے مراد بفضل تعالیٰ میرے علاوہ میرے سب بھائی اور بہنیں اور اُنکی اولادیں بھی شامل ہیں۔ الحمد اللہ)

سب کچھ باطل ہو گیا ہے۔ قبلہ درست کرنے کی ضرورت ہے

103۔ 1998ء آپ کے سفر سندھ میں خاکسار ہمراہ تھا اور گاڑی ڈرائیور کر رہا تھا اور آپ زیرلب تسبیح و تحمید اور درود کا ورد کر رہے تھے۔ میں نے نوٹ کیا کہ ایک خاص کیفیت آپ پر طاری ہوئی اور آپ نے خاموشی کو توڑتے ہوئے مجھے قدرے اونچی آواز میں درد بھرے الفاظ میں جماعت کی موجودہ حالت کے بارے میں فرمایا کہ ”سب کچھ باطل ہو گیا ہے۔ قبلہ درست کرنے کی ضرورت ہے“۔

حضرت مسیح موعود کی تصدیق کی بنیادی بات

104۔ 1998ء آپ کی ایک مجلس میں کسی صاحب نے بیان کیا کہ پنجاب ہائی کورٹ کے ایک سابق چیف جسٹس سیدنا حضرت مسیح موعود کا ذکر نہایت ادب اور اچھے الفاظ میں کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ حضور کی تصدیق کی بنیادی بات پوری ہوگئی۔

بے نظیر ید بیضا کی بشارت

1998ء آپ کراچی میں سفر سندھ کے دوران تشریف رکھتے تھے۔ مجھے اپنی ایک رویا سنائی جو یوں تھی۔

105۔ ''دیکھا کہ کسی بس اسٹاپ پر انتظار گاہ میں بیٹھا ہوں۔ وہاں دیوار پر ایک بہت بڑے سائز کا Mirror لگا ہوا ہے جس پر میری نظر ہے پھر اسی شیشہ میں دیکھا کہ ایک بس اس سٹاپ کی طرف بڑھ رہی ہے جس کے سامنے حصہ پر چھت کے پاس ایک بورڈ ہے جس پر جلی حروف میں لکھا ہوا ہے۔ بے نظیر ید بیضا۔

آپ نے اس رویا کے حوالے سے مجھے فرمایا کہ تعبیر کی کتابوں میں دیکھوں کہ بیضا کے عنوان کے تحت کچھ لکھا ہوا مل جائے۔ چنانچہ میں نے تعبیر کی کتابوں کو دیکھا مگر کوئی اشارہ اس سلسلہ میں نہ مل سکا اور میں نے آپ کو بھی بتا دیا کہ تعبیر کی کتابوں میں اس بارے میں بیان فرمودہ کوئی تعبیر نہیں ملی

(نوٹ: تاہم میرا یقین ہے کہ بہت مبشر رویا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود نے ''ید بیضا'' سے متعلق ازالہ اوہام کے صفحہ 258 پر یوں تحر فرمایا ہے کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے ''اصلاح خلق اور اندرونی تبدیلیوں میں وہ ید بیضا دکھلایا کہ جس کی ابتدائے دنیا سے آج تک نظیر نہیں پائی جاتی۔ اس لئے میرا یقین ہے کہ مولیٰ کریم حضرت میاں صاحب کے مقاصد کی تائید و تصدیق کیلئے بے نظیر طور پر سامان کرے گا۔ واللہ اعلم۔

سیدہ حضرت مریم صدیقہ کی شدید علالت کے دوران خواہش

106۔ 1998ء کی بات ہے کہ ایک رات آپ سے ٹیلیفون پر بات ہوئی۔ دوران گفتگو آپ نے سیدہ حضرت مریم صدیقہ حرم حضرت خلیفہ ثانی کی شدید علالت کا ذکر فرمایا اور تحریک دعا کی نیز انکشاف فرمایا کہ اُن کی شدید خواہش ہے کہ وہ اپنے وصال سے قبل حضرت میاں صاحب کی مشکلات سے نجات اور رہائی دیکھ لیں۔

صحابہ نبی کریم ﷺ نہایت زیرک وجود تھے

107۔ 1998ء صحابہ کرام کی تعظیم اور مرتبہ کا خیال رکھنے کے سلسلہ میں آپ بہت محتاط اور حساس تھے کہ انہوں نے نبی پاک ﷺ کی صحبت میں رہ کر بہت روحانی درجات پائے تھے اور فہم ودانش اور نور عقل کا وافر حصہ انہیں ملا تھا اس لئے آپ نے ایک موقعہ پر

فرمایا کہ حضرت خلیفہ ثانی نے اپنی کتاب ''اسلام میں اختلافات کا آغاز'' میں جو یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ صحابہ میں سے بعض حضرت عثمان کے دور کے آخری دنوں میں کسی منافق اور شر پسند کی چال میں آ گئے تھے درست نہیں ہے۔ صحابہ کا اس دور میں کردار یا عمل جیسا بھی بیان کیا جاتا ہے۔ اُس کے متعلق جو کچھ بھی وجوہات ہوں یہ تسلیم نہیں کیا جا سکتا کہ کسی نے انکو ورغلا لیا تھا ۔وہ انتہائی زیرک وجود تھے۔

رفیع کا بن باس ختم کرو

108۔ 1999ء آپ نے مجھے عزیزم میر حبیب اللہ صاحب کا ایک رویا سنایا جو کہ انہوں نے آپ سے بیان کیا تھا۔انہوں نے دیکھا تھا کہ حضرت خلیفہ ثانی اپنے بیٹے مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کو ڈانٹ رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ رفیع کا بن باس ختم کرو۔ مزید اس رویا کے متعلق آپ نے فرمایا کہ میر صاحب کا یہ رویا سچا ہے کیونکہ ان کو رام چندر کے بن باس کا واقعہ کا کچھ علم نہ تھا۔

حضرت امام حسن علیہ السلام کی تکریم

109۔ 2000ء سیدنا حضرت امام حسن علیہ السلام نے جو امیر معاویہ سے معاہدہ کر کے ظاہری خلافت کو ترک کر دیا اور اس Deal میں جو شرائط طے ہوئیں اُن میں اس بات کا بھی ذکر تھا کہ ایک مخصوص رقم امام حسن کو امیر معاویہ کی طرف سے دی جایا کرے گی ۔اس پر سطحی نظر رکھنے والے اعتراض کرتے ہیں۔آپ نے ایک صاحب کو جو ایسی ہی سوچ رکھتے تھے سمجھایا کہ آپ خود کو حضرت امام حسن کی جگہ رکھ کر سوچیں کہ آپ اپنے ذاتی فائدہ کیلئے اس قدر گر کر اپنی حکومت سے دستبردار ہونے کا معاہد کریں گے۔اُس وقت مسلمانوں کی جو حالت ہو چکی تھی اُس میں اُنکی روحانی تربیت اور اخلاقی تعلیم و تدریس کا کام صرف اہل بیت ہی کر سکتے تھے جب کہ معاویہ کی خلافت ملوکیت تھی۔ چونکہ روحانی ورثہ اور اخلاقی اقدار کو محفوظ کرنا ضروری تھا اور روحانیت کے شائقین اور طلبا کی تعلیم و تدریس کے انتظام پر خرچ ایک مستقل ضرورت تھی اسلئے اس غرض کیلئے معاہدہ کر کے اور قومی خزانہ سے مال وصول کر کے متعلقین پر خرچ کرنا بالکل مناسب کام تھا دنیا کے کام معاویہ نے سنبھال لئے تھے اور روحانی امور کی تربیت آپ نے اپنے ذمہ لے لی۔

ہر کوئی مباہلہ کا مجاز نہیں

110۔ 2000ء مباہلہ کے سلسلہ میں فرمایا کہ ہر ایک اسکا مجاز نہیں ہے۔اللہ کا اذن ہو تو مناسب شرائط کیساتھ ہی ہو سکتا ہے۔

کلیسائی طاقت کا نسخہ

111۔ 2000ء فرمایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود کا الہام ہے

''کلیسا کی طاقت کا نسخہ''

ہمیں اس پر غور وفکر کرنا چاہئے کہ اس الہام کا مدعا اور مقصد کیا ہے۔

112۔ 2000ء قریباً اسی سال کی بات ہے کہ ہمارے خاندان کے بعض نوجوان میرے ہمراہ آپ سے کراچی سے ملاقات کرنے گئے ہوئے تھے۔ مختلف موضوعات پر باتیں ہوتی رہیں۔ آخر میں ایک نوجوان نے دعا کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا کہ آپ خود بھی دعا کیا کریں۔ میرا واسطہ دیکر بھی دعا کی قبولیت کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کر سکتے ہو۔

نوٹ: حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ امت مرحومہ میں اللہ تعالیٰ کثیر افراد اُمت کو نبی پاک ﷺ کے صدقے شفاعت کرنے کا انعام دے گا۔

مکرم مولوی قمر الدین صاحب کی آپ کے بارے میں حسنِ ظنی

113۔ 2000ء میرے داماد عزیزم محمد ارشد سلمہ کراچی میں ہمارے خاندان کے دیگر افراد کے ہمراہ آپ سے ملاقات کیلئے حاضر تھے۔ عزیزم ارشد نے بیان کیا کہ ابھی وہ احمدی نہ ہوئے تھے اور تحقیق کیلئے اسلام آباد سے ربوہ آئے ہوئے تھے کہ اُنہیں مختلف افراد سے ملوایا گیا۔ نماز کا وقت ہوا تو مسجد مبارک میں ارشد کی نظر حضرت میاں صاحب پر پڑی اور آپ سے ملاقات کیلئے کشش پیدا ہوئی۔ چنانچہ ارشد نے اپنے Guide کو جو کہ مکرم مولوی قمر الدین مرحوم کے صاحبزادے تھے کہا میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اُس نے اُسکا انتظام اگلی نماز میں کر دیا اور عزیزم ارشد حضرت میاں صاحب سے اس مختصر ملاقات میں بہت متاثر ہوا۔ اُس کے گائڈ نے یہ بات اپنے والد محترم سے کی جو کہ اُس وقت حیات تھے تو اُن کو ارشد سے ملنے کا شوق پیدا ہوا اور اس غرض کیلئے اُن کو گھر کھانے کی دعوت پر مدعو کیا۔ عزیزم ارشد نے دوران گفتگو اظہار کیا کہ سارے ربوہ میں صرف حضرت میاں صاحب کی شخصیت سے متاثر ہوا ہوں تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں آپ ایک منفرد حیثیت رکھتے ہیں۔

اس گفتگو کے دوران حضرت میاں صاحب نے انکشاف فرمایا کہ مکرم مولوی قمر الدین صاحب مرحوم انکے متعلق کسی رویئت کی بناء پر یہ رائے رکھتے تھے کہ میں ہی وہ وجود ہوں جس کے متعلق تذکرہ میں بھی بشارت ہے کہ ابنائے فارس میں سے بھی ایک وجود ایسا ہوگا جو کہ ایمان کو اگر وہ ثریا سے بھی معلق ہو جائے تو وہاں سے واپس لے آئیگا۔

اقلیتوں کو مقتدر لوگوں کے کندھوں پر سوار نہیں ہونا چاہئے

114۔ 2000ء آپ کراچی تشریف رکھتے تھے اور آپکی مجلس میں موضوع سخن یہ تھا کہ Minorities جب اکثریت کو کنٹرول کرنا چاہتی ہیں اور اُن کے کندھوں پر سوار ہونا چاہتی ہیں تو بالاخر اُن کا انجام کیا ہوتا ہے۔ فرمایا کہ یہودی جس طرح امریکی

گورنمنٹ کو کنٹرول کر کے فلسطین اور دیگر ممالک میں اپنے مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں اور خود امریکی اکثریت کیلئے مشکلات پیدا کر رہے ہیں تو ایک دن امریکی اُن سے وہی سلوک کریں گے جو یورپ والوں نے کیا تھا۔ فرمایا کہ ہماری جماعت کے مقتدر لوگوں کو بھی 1970ء کے بعد حکومتی اکثریت کے کندھوں پر سوار ہونے کی کوشش نہ کرنی چاہئے تھی۔

Double Cousins کی شادی مکروہات اور مشتبہات میں سے ہے

115۔ 2001ء ایک خاندان میں بچوں کی شادی کے متعلق تجویز زیرِ غور آئی جو کہ آپس میں Double Cousins تھے۔ جب معاملہ آپکے علم میں آیا تو فرمایا کہ ان دونوں کے حقیقی دادا اور حقیقی نانا ایک ہی ہیں اس لئے یہ مکروہات اور مشتبہات میں داخل ہے۔ اگرچہ Cousins بھی قریبی رشتہ دار ہیں مگر ہمارے دین میں یہ شادی allowed ہے مگر جب double cousins ہوں تو اُنکی قربت آپس میں زیادہ ہوگئی۔ نیز فرمایا کہ میں رشتوں کے معاملہ میں جو نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ ''تبا عدو'' اسکو زیادہ پسند کرتا ہوں۔

دوسرے سیاروں میں اگر انسانی مخلوق ہوئی تو وہاں بھی کوئی مسیح موعود آیا ہوگا

116۔ 2001ء اظہارِ خیال فرمایا کہ اگر دوسرے سیاروں اور اجرامِ فلکی میں کوئی انسانوں کی مخلوق پائی گئی تو وہاں بھی کوئی مسیح موعود آیا ہوگا۔

آئندہ خلافت کے لئے Promotion

117۔ 2001ء میں آپ سے ملاقات کیلئے ربوہ گیا ہوا تھا کہ جماعت کے حالات پر عمومی بات ہوئی۔ اس دوران آپ نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرزا مسرور احمد کو Promote کر رہے ہیں اور دوسرے کہتے ہیں کہ فلاں کو۔

عاشق معشوق کا ذکر کنائیوں میں کرتا ہے۔ سیّدہ حضرت فاطمہ ؓ کا عظیم مرتبہ

118۔ 2001ء آپ نے مجھ سے ذکر فرمایا کہ عاشق اپنے محبوب کا ذکر اور اُس سے باتیں اشاروں کنائیوں سے کیا کرتا ہے۔ سورہ مریم میں جو حضرت مریم علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر ہے اُن کی ماں نے نذر کے بعد اُمید کی تھی کہ لڑکا پیدا ہوگا تو وہ دین کی خدمت بہتر طور پر کر سکے گا مگر لڑکی پیدا ہوئی۔

تاہم اللہ تعالیٰ چاہے تو بیٹیوں سے بھی وہ کام لے لے اور اُن کی وہ شان ہو جہاں بیٹے بھی قدم نہ رکھ سکیں۔ فرمایا کہ اس میں نبی پاک ﷺ کیلئے خوشخبری تھی کہ اُس کے فضل و کرم سے آپکی بیٹی کی بہت شان ہوگی اور وہ ایک پاک نسل کی ماں ہوگی۔ چنانچہ سیدہ حضرت فاطمہ ؓ وہ پاک وجود ہیں جو کہ محبت الٰہی اور حُب رسول میں ایک حیرت انگیز مقام رکھتی ہیں۔ فرمایا کہ حضور

ﷺ کے وصال سے قبل آخری بیماری میں آپ حاضر خدمت تھیں تو حضورﷺ نے آپ کو بلا کر آپ کے کان میں کچھ کہا تو آپ کے آنسو جاری ہو گئے۔ کچھ تھوڑی دیر بعد حضورﷺ نے بیٹی کو بلا کر کان میں کچھ کہا تو آپ خوشی سے مسکرانے لگ گئیں۔ آنحضورﷺ کے وصال کے بعد کسی وقت حضرت عائشہؓ ام المومنین جو مندرجہ بالا منظر مشاہدہ کر چکی تھیں نے حضرت فاطمہؓ سے خاص منت کر کے پوچھا کہ انکو بتائیں کہ وہ کیا خاص بات تھی جو حضورﷺ نے آپ سے کی اور آپ رو دیں اور پھر مسکرا دیں۔ آپ نے حضرت عائشہؓ کے بہت اصرار پر بتایا کہ پہلی مرتبہ میرے کان میں بتایا تھا کہ میرا وصال ہونے والا ہے اور دوسری مرتبہ بتایا کہ جلد ہی تم بھی میرے پاس آ جاؤ گی تو میں خوش ہو گئی۔ سبحان اللہ، اللہ اور اس کے پاک رسول کی قربت جلد حاصل کرنے کیلئے اپنے خاوند نیز چھوٹے چھوٹے بچوں کی محبت کو بھی قربان کر دیا اور موت کو ترجیح دی۔

انسانی اجزا کا بعد از مرگ تحفہ۔ اس بارے میں کوئی مثبت فتویٰ نہیں دے سکتا

119۔ 2001ء میں نے آپ سے پوچھا کہ انسانی اجزا کا بعد از مرگ جو تحفہ دیتے ہیں آپ کا کیا خیال ہے۔ تو فرمایا کہ میں اس بارے میں کوئی مثبت فتویٰ نہیں دے سکتا میں نے اس پر بہت غور کیا ہے چونکہ روح کا موت کے بعد مادی جسم سے کوئی نہ کوئی تعلق ضرور رہتا ہے جیسا کہ ایک حدیث میں بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونے سے ایک بہت خائف انسان نے وصیت کی کہ اُسکی میت کو جلا کر اور ریزہ ریزہ کر کے بکھیر دیا جائے۔ چنانچہ اُسکے وارثین نے یوں ہی کیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اُسے زندہ کر کے پوچھا کہ ایسا کرنے کو کیوں کہا تو اُس نے کہا کہ خوف سے تو اللہ نے اُسے بخش دیا۔ اس حدیث میں اسکے جسم کی خاک کے ریزہ ریزہ کو جمع کر کے ایک وجود کی شکل میں دوبارہ زندہ ہونا بیان کیا گیا ہے۔

ایمان بالخلافت کوئی چیز نہیں

120۔ 2002ء فرمایا کہ ایمان بالخلافت کوئی چیز نہیں ہے اس طرح عالمی بیعت کی اصطلاح بھی یوں ہی ہے۔

حضرت مسیح موعود کی وحی میں بتائی گئی عمر پر غور کرو

121۔ 2002ء میں فرمایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی الٰہی میں بتایا گیا تھا کہ آپ کی عمر 80 سال سے چار پانچ کم یا زیادہ ہوگی۔ اس پر غور و فکر کرنا چاہیئے کہ اس کی تاویل کیا ہو۔

نوٹ 1994ء میں آپ نے مجھ سے یوں اظہار فرمایا تھا کہ آپ کی عمر اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو قریباً 84 سال ہوگی مگر آپ کا وصال 77 سال کی عمر میں ہوا۔ جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود کی وحی میں بیان عمر کے مطابق ہے یعنی 80 سے چار پانچ کم یا زیادہ۔

سواسطرح حضرت مسیح موعود کی وحی والی عمر آپ کے مثیل حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد پر بھی منطبق ہو جاتی ہے اور آپ سے قبل سیدنا حضرت خلیفہ ثانی پر بھی منطبق ہوتی ہے اللہ تعالیٰ چاہے تو آئندہ بھی کسی مثیل پر منطبق ہو جائے اور وہ بفضل ایزدی 84/85 سال کی عمر پائے واللہ اعلم

گورنمنٹ خلیفہ رابع پر ہاتھ ڈالنا چاہتی تھی

122۔ 2002ء مجھے بتایا کہ آپ کو علم ہے کہ گورنمنٹ خلیفہ رابع پر ہاتھ ڈالنا چاہتی تھی اس لئے وہ پاکستان سے روانہ ہو گئے۔

علم دیا جانا کہ مرزا طاہر احمد صاحب جماعت کے سربراہ بنیں گے

123۔ 2003ء مجھے بتایا کہ آپ کو علم دیا گیا تھا کہ مرزا طاہر احمد صاحب جماعت کے سربراہ بنیں گے

صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کیلئے دیکھی گئی رویا انکے بیٹے کے ذریعے پوری ہوگئی

124۔ 2003ء میں بتایا کہ میں نے ایک رویا دیکھا تھا جس کا مفہوم یہ تھا کہ مرزا منصور احمد صاحب خلیفہ بنیں گے۔ تاہم یہ چیز اُنکے بیٹے صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کے ذریعہ پوری ہوگئی۔

ممکن ہے حضرت مسیح ناصری کے وقت میں ہی دنیا میں کسی مقام پر اُن سے رتبہ میں کوئی بڑا نبی ہو

125۔ 2003ء انبیاء کی فضیلتوں اور درجات کا ذکر ہو رہا تھا۔ فرمایا کہ ممکن ہے حضرت مسیح ناصری کے وقت میں ہی دنیا میں کسی اور مقام پر بھی کوئی اور نبی ہو اور وہ رتبہ میں آپ سے بڑھ کر ہو۔

جماعت ایک ہاتھ پر اکٹھی ہوگئی۔ خوشی کا اظہار

126۔ 2003ء خلافت خامسہ کے انتخاب کے بعد آپ سے میری ملاقات ہوئی تو اس بات پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ جماعت ایک ہاتھ پر اکٹھی ہوگئی۔

میرا ابتلاء لمبا ہوگیا

127۔ 2003ء خلیفہ خامس کے انتخاب کے بعد آپ کراچی آئے تو مجھ سے ذکر کیا کہ میرا ابتلاء اور لمبا ہو گیا ہے۔

میرا دل چاہتا ہے کہ خدمت دین کا کوئی کام مجھے تفویض ہو

128۔ 17 دسمبر 2003 مجھ سے ذکر کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ خلیفہ خامس کو لکھوں کہ میرا دل چاہتا ہے کہ خدمت دین کا کوئی کام میرے سپرد ہو اور وہ کوئی کام مجھے تفویض کریں۔ آپ نے اس سلسلہ میں میری رائے مانگی۔ میں نے عرض کیا کہ آپ استخارہ

کرلیں۔ اُسکے قریباً ایک ماہ بعد آپ کا وصال ہو گیا اور مجھے علم نہیں کہ آپ نے اس بارے میں تحریر کیا تھا یا نہیں۔

اللہ تعالیٰ جب کوئی خطاب عطا فرماتا ہے تو سب لوازم کے ساتھ

129۔ 2003ء آپ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو کوئی خطاب عطا فرماتا ہے تو اُسکے تمام لوازم بھی عطا کرتا ہے جو اُسکے ساتھ ہوتے ہیں۔

انشاءاللہ میرے ساتھ کئے گئے وعدے کسی متبع کے ذریعے پورے ہو جائیں گے

130۔ 17 دسمبر 2003ء فرمایا کہ جو وعدے اللہ تعالیٰ کے میرے ساتھ ہیں وہ اپنے فضل اور قدرت سے میرے کسی متبع کے ذریعے پورے کر دیگا۔ انشاءاللہ۔

............تمت............